صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 6 دسمبر 2022ء بمطابق 11 جمادی الثانی 1444 ہجری بعداز دوپہر دو بجکر ستاون منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِيْهَا مَا نَشَآءُ لِمَنْ نُّرِيْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ ۚ Oيَصْلٰىهَا مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًاOوَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًاO كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ وَهٰٓؤُلَآءِ مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَ Oوَمَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًاOاُنْظُرْ كَيْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕOوَلَلْاٰخِرَةُ اَكْبَرُ دَرَجٰتٍ وَّاَكْبَرُ تَفْضِيْلًا۔

(ترجمہ): جو کوئی اس دنیا میں جلدی حاصل ہونے والے فائدوں کا خواہش مند ہو اسے یہیں ہم دے دیتے ہیں جو کچھ بھی جسے دینا چاہے پھر اس کے مقسوم میں جہنم لکھ دیتے ہیں جسے وہ تاپے گا، ملامت زدہ اور رحمت سے محروم ہو کر اور جو شخص آخرت کا خواہش مند ہو اور اس کے لئے سعی کرے جیسے کہ اس کے لئے سعی کرنی چاہیے اور ہو وہ مومن تو ایسے ہر شخص کی سعی مشکور ہو گی۔ ان کو بھی اور ان کو بھی دونوں فریقوں کو ہم دنیا میں سامان زیست دیئے جا رہے ہیں۔ یہ تیرے رب کا عطیہ ہے اور تیرے رب کی عطا کو روکنے والا کوئی نہیں، مگر دیکھ لو دنیا ہی میں ہم نے ایک گروہ کو دوسرے گروہ پر کیسی فضیلت دے رکھی ہے اور آخرت میں اس کے درجے اور بھی زیادہ ہوں گے اور اس کی فضلیت اور بھی زیادہ بڑھ چڑھ کر ہو گی۔ صَدَقَ اللّٰهُ العَظِيمُ ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

جناب سپیکر: 'کوئسچنز آور': کوئسچن نمبر 15175، شگفتہ ملک صاحبہ۔

* 15175 _ محترمہ شگفتہ ملک: کیاوزیر داخلہ ارشاد فرمائیں گے کہ ;

(الف) خیبر پختونخوا میں سال 2013 سے تاحال کتنے خواجہ سراؤں کو قتل کیا گیا، کتنے خواجہ سراؤں کے مقدمات درج کئے گئے ہیں، ہر سال کی پوری تفصیل ضلع وائز فراہم کی جائے، نیز خیبر پختونخوا حکومت نے خواجہ سراؤں کے تحفظ کے لئے کیا اقدامات کئے ہیں، یا کر رہی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب بابر سلیم سواتی (مشیر داخلہ): (الف) بحوالہ مذکورہ سال عرض ہے کہ خیبر پختونخوا میں سال 2013 سے تاحال جتنے خواجہ سراؤں کو قتل کیا گیا، نیز جتنے خواجہ سراؤں کے مقدمات درج کئے جا چکے ہیں، ان کی تفصیل بحوالہ چھٹی نمبر 4175/Research/Inv مورخہ 24 جون 2019 موصولہ منجانب ایڈیشنل آئی جی پی انویسٹی گیشن خیبر پختونخوا مندرجہ ذیل ہے:

OFFICE OF THE ADDITIONAL INSPECTOR GENERAL OF POLICE, INVESTIGATION, CPO, KHYBER PAKHTUNKHWA, PESHAWAR.

To
The Deputy Inspector General of Police,
Operation Khyber Pakhtunkhwa at CPO, Peshawar

Attention: DSP Operations at CPO, Peshawar.

No.4175/Research/Investigation dated Peshawar the 24/06/2019.

Subject: ADMITTED COPY OF STARRED/UN STARRED ASSEMBLY QUESTION NO 15775 FOR THE NEXT/CURRENT SESSION OF THE PROVINCIAL ASSEMBLY.

Please refer to your office letter No. 16998-17008/ AS (Ops), dated 20.06.2018 on the subject.

Year wise and district wise information pertaining to murder cases of eunuch for the year 2013 to 2018 and for the period from 1.1.2019 to 31.5.2019 is as under:-

District	Number of Murder cases registered Eunuch							Number of Eunuch Murdered						
	2013	2014	2015	2016	2017	2018	2019	2013	2014	2015	2016	2017	2018	2019
Peshawar	-	-	1	1	2	2	-	-	-	1	1	2	2	-
Nowshera	-	-	-	-	1	1	-	-	-	-	-	1	1	-
Swabi	-	-	1	-	-	1	-	-	-	2	-	-	1	-

Kohat	-	1	-	-	-	-	-	-	1	-	-	-	-	-
Bannu	-	-	1	-	-	-	-	-	-	1	-	-	-	-
Karak	-	-	-	-	-	-	1	-	-	-	-	-	-	1
Total	-	1	3	1	3	4	1	-	1	4	1	3	4	1

For Additional Inspector General of Police,
Investigation, Khyber Pakhtunkhwa, Peshawar

علاوہ ازیں خیبر پختونخو پولیس خواجہ سراؤں کے تحفظ کے لئے حتی الوسع کوشش کر رہی ہے کہ ان کے حقوق کی پامالی نہ ہو اور انہیں ہر قسم کے نقصانات وتکالیف سے محفوظ رکھا جائے۔اس سلسلے میں تمام متعلقہ پولیس سٹاف کو ہدایات جاری کی گئی ہیں کہ خواجہ سراؤں کو ہر قسم کی قانونی امداد اور تحفظ فراہم کیا جائے کیونکہ یہ بھی ہمارے معاشرے کا حصہ ہیں۔

محترمہ شگفتہ ملک: تھینک یو، سپیکر صاحب۔ سر، میری نظر میں یہ سوال بہت ہی Important ہے لیکن سر، آپ جواب دیکھیں کہ انہوں نے جو بات کی ہے کہ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ ان کے حقوق کی پامالی نہ ہو، تو سر، میرے خیال میں موجودہ حالات اگر ہم دیکھیں تو ہمارے Transgender کے ساتھ جو واقعات ہو رہے ہیں، تو میرے خیال میں اس سے زیادہ کیا ہو سکتا ہے اور کن کے حقوق کی پامالی کی بات کر رہے ہیں؟ یہ جو جواب ہے اس میں انہوں نے جو الفاظ لکھے ہیں، مجھے تو افسوس ہے سپیکر صاحب، اس میں جو خواجہ سراؤں کے حوالے سے ایک ایس اوپی ترتیب دینا تھی وہ ابھی تک نہیں ہوئی، اس کے ساتھ ساتھ جو Overall ہم نے بات کی تھی کہ ان کے جو قتل اور ان پر جو Violence ہوتی ہے تو اس حوالے سے Already میرے خیال میں تین سال پہلے Trend analysis کی ایک کمیٹی بنی تھی جس کی میٹنگز میرے خیال میں ریگولر کرنی تھیں لیکن پچھلے تین ساڑھے تین سال سے ابھی تک ایک میٹنگ بھی نہیں ہوئی، Transgender کے حوالے سے جو بل ہے جو کہ کیبنٹ نے پاس کیا تھا اور اس کو اسمبلی میں لانا تھا وہ ابھی تک نہیں ہوا، تو 2018ء کی جو ان کی اپنی پالیسی ہے، جو ان کا اپنا ایکٹ ہے، اس میں انہوں نے خود دو فیصد کوٹے کی بات کی تھی جو ابھی تک ایک فیصد تو کیا، وہ زیرو فیصد بھی Implement نہیں ہے، تو یہ جواب جنہوں نے دیئے ہیں، میرے خیال میں پہلے تو آپ ان سے یہ پوچھ لیں کہ روزانہ کی بنیاد پہ خیبر پختونخوا میں خواجہ سراؤں کے ساتھ جتنے بھی ظلم وتشدد کے واقعات پیش آتے ہیں لیکن جواب میں آپ دیکھیں کہ پارلیمان کو جو جواب دیا گیا ہے، تو سر، یہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ ڈیپارٹمنٹ بھی سیریس نہیں ہے، حکومت بھی سیریس نہیں ہے، اس میں اگر سنجیدگی نہیں ہوگی تو یہ جو ہم انسانیت کی بات کریں گے لیکن پھر افسوس ہے کہ ہمارے اس معاشرے میں ان لوگوں کے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے، وہ

میرے خیال میں ناقابل برداشت ہے۔ جواب پہ مجھے بہت زیادہ افسوس ہے، اگر ڈیپارٹمنٹ یا حکومت کا تھوڑا بھی ہوم ورک اس پر ہوتا تو شاید مجھے جواب میں یہ الفاظ نہ لکھتے جو انہوں نے لکھے ہیں، باقی یہاں پہ جو حکومتی اہلکار بیٹھے ہوئے ہیں، وہ بتائیں کہ وہ کیا کر سکتے ہیں؟ پھر اس پر بات کریں گے۔

Mr. Speaker: Babar Saleem, respond please.

جناب بابر سلیم سواتی (مشیر داخلہ): شکریہ، جناب سپیکر۔ شگفتہ ملک صاحبہ نے جو سوال پوچھا ہے، اس پر ایک بریف تو ڈیپارٹمنٹ نے دیا ہے، یہ ٹھیک کہہ رہی ہیں کہ اس میں انہوں نے تحفظ کے لئے جو اقدامات کئے ہیں، اس کی تفصیل شامل نہیں ہے، توان شاء اللہ تعالیٰ میں ڈیپارٹمنٹ کو ڈائریکٹ کرتا ہوں کہ یہ تفصیل بھی فراہم کر دے گا تو اس وقت تک اس کو بے شک آپ پینڈنگ رکھ لیں۔

جناب سپیکر: جی شگفتہ ملک صاحبہ۔

محترمہ شگفتہ ملک: سپیکر صاحب، میری تو یہ گزارش ہو گی کہ Already ہم سٹینڈنگ کمیٹیز میں یہ چیزیں ڈسکس بھی کرتے ہیں لیکن چونکہ اس پر کچھ Implementation نہیں ہو رہی، جو ان کی اپنی پالیسی ہے، جو ان کا اپنا ایکٹ ہے، جو ان کی اپنی بنائی ہوئی کمیٹی ہے، جو سی پی او کی صدارت میں بنائی گئی تھی، ساڑھے تین سال میں اگر ایک میٹنگ نہیں کرتے، ڈسٹرکٹ لیول پہ ان کی رجسٹریشن کی بات ہوئی تھی وہ نہیں ہو رہی، تو یہ تمام چیزیں ہم کمیٹی میں ڈسکس کریں گے، تو میری گزارش ہو گی، آپ کمیٹی میں ریفر کر دیں، تو اس پہ ہم پھر ڈیٹیل سے غور کریں گے۔

مشیر داخلہ: جناب سپیکر، جو کوسچن محترمہ نے پوچھا تھا اس کا جواب ان کو مل چکا ہے، یہ جو باقی باتیں کر رہی ہیں یہ تو ایڈیشنل باتیں کر رہی ہیں، یعنی اس میں وہ بہت ساری چیزوں کا احاطہ کر رہی ہیں۔ چونکہ آپ نے کہا تھا خواجہ سراؤں کے تحفظ کے لئے حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے، تفصیل فراہم کریں؟ تو اس پہ میں بات کر رہا ہوں کہ انہوں نے تفصیل فراہم نہیں کی، اس پہ ہم تفصیل آپ کو فراہم کر دیں گے، باقی جو باتیں ہیں اس کے لئے۔۔۔

جناب سپیکر: بابر سلیم سواتی صاحب، اس پہ آپ ڈیپارٹمنٹ کے لوگوں کے خلاف کیا ایکشن لے رہے ہیں؟

مشیر داخلہ: سر، میں ڈیپارٹمنٹ کو ڈائریکشن۔۔۔۔

جناب سپیکر: انہوں نے اس کی تفصیل کیوں فراہم نہیں کی؟

مشیر داخلہ: سر، میں ڈیپارٹمنٹ کو کہہ دوں گا، جو بھی آدمی Responsible ہے ذرا اس کو۔۔۔

جناب سپیکر: آپ Explanation call کریں۔

مشیر داخلہ: فرسٹ ٹائم ہے، اس کو Call کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: یہ مذاق تو نہیں ہے کہ اسمبلی کی طرف سے کوئسچن جاتا ہے اور آپ کا ڈیپارٹمنٹ اس کو اتنا Easy لے رہا ہے اور اس پہ جواب دینا بھی گوارا نہیں کیا۔

مشیر داخلہ: ٹھیک کہتے ہیں سر، اس پر ہم دیکھ لیں گے۔

جناب سپیکر: آپ اس پہ ایکشن لیں اور ہمیں پھر بتائیں کہ آپ نے کیا ایکشن لیا ہے؟

مشیر داخلہ: ڈی آئی جی صاحب بیٹھے ہیں، ان کو میں کہہ دیتا ہوں، ابھی ڈائریکشن دے دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، میاں نثار گل صاحب۔

میاں نثار گل: مجھے ایک بات کرنی ہے سر۔

جناب سپیکر: میاں صاحب کا مائیک On کریں۔

میاں نثار گل: سر، بابر سلیم سواتی ہمارے بڑے مہربان ہیں، دوست بھی ہیں لیکن میں سر، آپ کی توجہ اس طرف کرانا چاہتا ہوں کہ وزیر بلدیات کی بہت بڑی ذمہ داری ہوتی ہے، آج پورے کوئسچنز ان کے ہیں اور ان کے جوابات دے رہے ہیں، کوئی بھی منسٹر جواب دے سکتا ہے لیکن جو بھی متعلقہ منسٹر ہو تو اس کو چاہیئے کہ ادھر بیٹھا کرے۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ داخلہ کا قلمدان ان کے پاس ہے۔

میاں نثار گل: کیا جی؟

جناب سپیکر: داخلہ کا قلمدان انہی کے پاس ہے۔

میاں نثار گل: کیا؟

ایک رکن: ایڈوائزر دے۔

جناب سپیکر: یہ خود منسٹر ہیں۔

میاں نثار گل: یہ ایڈوائزر ہیں، مجھے پتہ ہے، ہم نے اس کو مبارکباد بھی دی ہے لیکن بلدیات کے منسٹر کو آج ادھر ہونا چاہیئے تھا۔

جناب سپیکر: ابھی تو وزیر داخلہ کے کوئسچنز ہیں۔

میاں نثار گل: کیا؟

جناب سپیکر: وزیر داخلہ جواب دے رہے ہیں۔ جی ملک صاحبہ۔

محترمہ شگفتہ ملک: سر، میری تو یہ گزارش ہو گی کہ جس طرح سلیم صاحب نے بات کی، دیکھیں میرے سوال میں ان کی سیکیورٹی اور ان کے تحفظ کی بات کی گئی ہے، تو اس سے آپ خود اندازہ لگائیں کہ جواب میں انہوں نے کہا ہے کہ ہم کوشش کریں گے اور پھر جب ان کی اپنی کمیٹیاں بنائی گئی ہیں جس پر ساڑھے تین سال میں ایک میٹنگ نہیں ہوئی، تو اس سے اندازہ لگائیں کہ اس ڈیپارٹمنٹ میں یہ کتنی سنجیدگی ہے، تو سر، Kindly آپ بھی عوامی بندے ہیں، آپ کو پتہ ہے کہ یہ ایشو کتنا اہم ہے، ہمارے صوبے میں آئے دن Transgender کے ساتھ جو واقعات ہو رہے ہیں، تو میرے خیال میں یہ صرف Condemn کرنے کی حد تک بات نہیں ہے، ان چیزوں کو Implement کرنا حکومت کا کام ہے، Condemn ہم کریں گے، آپ لوگ Implement کریں گے۔ تو میری یہ ریکویسٹ ہو گی کہ Kindly اس کو کریں تاکہ تھوڑا سا Highlight ہو اور ان چیزوں پر ہم کام کریں۔ میرا مقصد ہے کہ اس پہ ہم کام کریں اور ڈیپارٹمنٹ کو تھوڑا سا Active کریں۔

جناب سپیکر: تیمور سلیم جھگڑا صاحب۔

جناب تیمور سلیم خان (وزیر صحت و خزانہ): سپیکر صاحب، میں نے ایم پی اے شگفتہ ملک صاحبہ کی جو Complaint ہے وہ بھی سن لی ہے، بابر صاحب سے بھی اس پر بات ہو گئی ہے، ہم نہ صرف As a member of government تک، As an MPA ہم اس صوبے کے عوام کو Represent کرتے ہیں۔ میرے بڑے Strong views ہیں اور میرے خیال میں ساری اسمبلی ان Views کے ساتھ Agree کرے گی اور دیکھیں ایک پراسیس ہے، اس اسمبلی میں جو سوال کئے جاتے ہیں وہ بھی سیریس ہیں، ان کا صحیح طریقے سے جواب دینا یہ ایڈمنسٹریشن کا اتنا ہی فرض ہے جتنا وہ چیف منسٹر آفس میں میٹنگ کرتے ہیں، اسلام آباد میں میٹنگ کرتے ہیں، اپنے کام نکالتے ہیں ہیں، معذرت کے ساتھ وہ بار بار نہیں ہوتا، اس وجہ سے جو ہمارا سسٹم ہے کبھی منسٹر کو Embracement face کرنا پڑتی ہے، ہم As an assembly اپنا کام صحیح نہیں کر سکتے، میرے خیال میں اس پہ ہمیں Collectively action لینا چاہیئے، میری Humble suggestion یہ ہے کہ جیسے نگہت بی بی نے کہا، یہ بھی کمیٹی کو ریفر ہونا چاہیئے اور سر، ہمیں ایک As an assembly یا آپ اپنی پاور استعمال کرتے ہوئے ہم واقعی یہ Ensure کرائیں کہ ہر ڈیپارٹمنٹ سے Senior representation ہو اور سارے سوالوں کے

جوابات وہ Accurately, transparently اور ٹائم پہ آئیں تاکہ اس پہ صحیح ڈیبیٹ ہو سکے، اس کے بغیر تو یہ ہاؤس ایک ربڑ سٹمپ ہوگا، میرے خیال میں یہاں پہ ایک بھی ممبر ایسا نہیں ہوگا جو کہے کہ اس کو ایسے چلانا چاہیئے۔

جناب سپیکر: So آپ کہتے ہیں کہ اس کو کمیٹی ریفر کریں؟

وزیر خزانہ وصحت: سر۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے بابر سلیم صاحب، میں نے پہلی بات آپ سے کی کہ آپ ایک ہفتے کے اندر ایکشن لیں اور اس ہاؤس کو رپورٹ کریں کہ اس کوسچن کے بارے میں کیوں مذاق کیا گیا ہے اور کیوں مکمل جواب اس ہاؤس کو نہیں دیا گیا؟

So, the question before the House is that the Question No. 15175 to be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Question No.15175 is referred to the concerned Committee. Question No. 15240, Mr. Khushdil Khan

* 15240 _ جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: کیا وزیر داخلہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گزشتہ پانچ سالوں کے دوران پشاور پولیس میں بھرتیاں ہوئی ہیں;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ عرصہ کے دوران ضلع پشاور میں بھرتی کئے گئے افراد کے نام ولدیت، تعلیمی قابلیت، ڈومیسائل، حاصل کردہ نمبرات اور انٹرویوز کا طریقہ کار کی مکمل حلقہ وائز تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب بابر سلیم سواتی (مشیر داخلہ): بحوالہ مذکورہ سوال منجانب اسسٹنٹ انسپکٹر جنرل آف پولیس اسٹیبلشمنٹ سی پی او بحوالہ چھٹی نمبر 702/E-IV 15-01-2021، چھٹی نمبر 183/E-V مورخہ 19-01-2021 اور چھٹی نمبر 544/E-III مورخہ 04-03-2021 معروض ہوں کہ:

(الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ گزشتہ پانچ سالوں کے دوران پولیس میں بھرتیاں ہوئی ہیں۔

(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران ضلع پشاور میں بھرتی کئے گئے افراد کے نام، ولدیت، تعلیمی قابلیت، ڈومیسائل، حاصل کردہ نمبرات اور انٹرویوز کا طریقہ کار کی مکمل تفصیل منسلک ہے۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: تھینک یو، مسٹر سپیکر، میرا یہ کوئسچن کانسٹیبلز کی ریکروٹمنٹ کے بارے میں تھا کہ کتنے کانسٹیبلز بھرتی کئے گئے ہیں؟ انہوں نے مکمل انفارمیشن مہیا کی ہے اور اس میں کوئی پوشیدہ بات نہیں ہے، تو میں اس سے مطمئن ہوں، لہذا اس کو میں پریس نہیں کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ کوئسچن نمبر 15220، نگہت یاسمین اورکزئی صاحبہ۔

* 15220 _ محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کیا وزیر داخلہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) اس وقت صوبہ میں مرد و خواتین طلباء کے لئے پرائیویٹ رہائشی ہاسٹلز موجود ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(1) مرد و خواتین کے ہاسٹلز کی تعداد علیٰحدہ علیٰحدہ فراہم کی جائے؛

(2) ان ہاسٹلز کے Check and balance کے لئے کیا طریقہ کار ہے، اب تک اس طریقہ کار کی خلاف ورزی پر کتنے ہاسٹلز سیل کئے گئے ہیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب بابر سلیم سواتی (مشیر داخلہ): بحوالہ مذکورہ سوال نمبر 15220، پیش کردہ محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی صاحبہ کے جواب کے حوالے سے موصول شدہ جوابات از دفاتر CCPO Peshawar and all regional offices in Khyber Pakhtunkhwa معروض ہوں کہ:

(الف) جی ہاں، اس وقت صوبے میں مرد و خواتین طلباء کے لئے پرائیویٹ رہائشی ہاسٹلز موجود ہیں۔

(ب) اس وقت صوبے میں مردوں کے 644 اور خواتین کے 119 ہاسٹلز موجود ہیں۔

(2) بمطابق اہم اور حساس مقامات (The Khyber Pakhtunkhwa Sensitive and Vulnerable Establishments and Places (Security) Act, 2015). اور Restriction of Rented Buildings (Security) Act, 2014 اس میں ہاسٹلز کے حفاظتی اقدامات کو بہتر بنانے کے لئے ضروری ہدایات دی گئی ہیں، تعمیل نہ ہونے کی صورت میں ہاسٹل انتظامیہ کے خلاف قانونی کارروائی کی جاتی ہے، خلاف ورزی پر کارروائی ہو گی، ناقص سیکورٹی انتظامات کی وجہ سے پرائیویٹ ہاسٹلز کے خلاف پشاور میں سات، چارسدہ میں ایک اور لوئر دیر میں چار مقدمات رجسٹرڈ کئے گئے ہیں۔ پرائیویٹ ہاسٹلز کی رجسٹریشن کا اختیار ڈپٹی کمشنر کے پاس ہے، ابھی تک کوئی ہاسٹل خالی یا سیل نہیں ہوا ہے، تاہم مقامی پولیس ہاسٹلز میں غیر قانونی طور پر رہائش پذیر اشخاص کی پولیس سٹیشنز میں رجسٹریشن نہ کرانے پر قانونی کارروائی کر رہی ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو مسٹر سپیکر، میرا محکمہ داخلہ کے متعلق سوال ہے لیکن جناب سپیکر صاحب، آپ سے آج صبح بھی میری بات ہوئی ہے، ایڈمنسٹریشن، پی اینڈ ڈی اور باقی ڈیپارٹمنٹس کو یہاں پہ جو چیف منسٹر صاحب نے Honorarium کے بارے میں بات کی تھی، وہ ابھی تک ان ملازمین کو نہیں ملا۔

جناب سپیکر: یہ بات بعد میں پوائنٹ آف آرڈر پہ کریں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، میں آ رہی ہوں اسی پہ آ رہی ہوں، آپ ایک دو سیکنڈ۔۔۔۔

جناب سپیکر: فائدہ نہیں ہوگا، جب الگ سے بولیں گی تو فائدہ ہوگا، ابھی کوئسچن پہ رہیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، میں بات کرتی ہوں۔۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی سوال پہ رہیں، میں آپ کو بعد میں پوائنٹ آف آرڈر دے دوں گا۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں پہلے تو میری بات سنیں۔ چیف منسٹر کے کہنے کے باوجود جب تک ان کو Honorarium نہیں ملتا ہے اور اس کے علاوہ پولیس کا جو راشن الاؤنس ہے وہ بڑھایا نہیں جاتا جو کہ سی ایم صاحب نے یوم شہداء کے موقع پہ اعلان کیا تھا، تو میں اس کوئسچن سے واک آوٹ کرتی ہوں۔

(اس مرحلہ پر رکن اسمبلی، محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی ایوان سے واک آوٹ کر گئیں)

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 15256، محترمہ حمیرا خاتون صاحبہ۔

محترمہ حمیرا خاتون: شکریہ جناب سپیکر صاحب، مجھے جو جواب دیا گیا تھا اور یہاں پہ جو سیکرٹری صاحب سے بھی میں نے یہ منگوایا ہے، تو اس کے اندر جو سوال نمبر ہے وہ 15270 ہے اور سکرین کے اوپر مجھے جو جواب دیا گیا ہے وہ 15256 ہے۔ اب میں یہ نہیں سمجھ پا رہی کہ آخر یعنی ایک تو سوالات فلور کے اوپر آتے نہیں ہیں اور جب آتے ہیں تو اس کے ساتھ اتنی غیر سنجیدگی کا رویہ رکھا ہوتا ہے۔ جناب سپیکر، اب میں کس سوال پہ اپنا ضمنی سوال کروں، کس سوال پہ بات کروں اور کس سوال کو چھوڑوں؟ تو ایسی کوتاہی تو بڑی افسوس کی بات ہے، پتہ نہیں جس نے بھی کی ہے، تو میری آپ سے یہ Kindly ریکویسٹ ہوگی کہ آپ اس کو کمیٹی ریفر کر دیں، اس لئے یہ موجودہ سوال جو آیا ہوا ہے تو عجیب مذاق ہے۔

Mr. Speaker: Taimur Saleem Jhagra Sahib, to respond please.

وزیر خزانہ و صحت: سر، مجھے تو کوئسچن نمبر 15256 ملا ہے، گرین فیلڈ ہاسپٹل کے بارے میں ہم نے ڈسکس بھی کیا، سکرین پہ بھی یہ جواب ہے، یہاں پہ بھی جو کاغذ ملا ہے، اس میں بھی یہی جواب ہے۔ تو یہاں پہ مجھے کوئی Inconsistency نظر نہیں آئی، یہ آپ کو میں نے پہلے کہا، اگر جہاں پہ

Administrative lapses ہوں تو میں خود ایکشن لیتا ہوں لیکن یہاں پہ تو مجھے ایجنڈا پہ یہی کوئسچن آیا تھا جو سکرین پہ آیا ہے، تو اگر اس پہ بات کرنی ہے تو میں بڑی خوشی سے ڈسکس کر لوں گا۔

<u>جناب سپیکر:</u> نہیں، یہ کوئسچن ہے۔

<u>محترمہ حمیرا خاتون:</u> جی سپیکر صاحب، یہ منسٹر صاحب کی ڈیپارٹمنٹ کی میرے خیال میں Mistake نہیں ہے، یہ سیکرٹریٹ سے ہوئی ہے، اس لئے کہ میرے پاس Hard copy میں جو سوال ہے یہ میرے پاس ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> کیا نمبر ہے؟

<u>محترمہ حمیرا خاتون:</u> یہ ہے 15270، یہ میرے پاس پڑا ہوا ہے، جو مجھے دیا گیا ہے اور جو سکرین کے اوپر ہے وہ 15256 ہے، لہذا اگر اس طرح سے Mistakes ہوں تو یہ عجیب بات ہے، مجھے سمجھ نہیں آ رہی۔

<u>جناب سپیکر:</u> ہاں جی، سیکرٹری صاحب، ان کا کیا مسئلہ ہے؟

<u>محترمہ حمیرا خاتون:</u> رولز میں تو ہم Hard copy کو Follow کریں گے، رولز کو ہم Follow کرتے ہیں، تو اب اگر ہم رولز کو Follow نہیں کر رہے ہیں تو پھر آپ خود سمجھ رہے ہیں کہ پھر کیا ہوگا؟

<u>جناب سپیکر:</u> جو کوئسچن حمیرا خاتون صاحبہ کے پاس ہے وہ تو ہمارے پاس نہیں ہے، ہمارے پاس تو 15256 ہے لیکن ان کے پاس کچھ اور ہے، آپ کے پاس کونسا کوئسچن نمبر ہے؟

<u>محترمہ حمیرا خاتون:</u> سوال نمبر 15270 ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> سوال نمبر 15270 تو آج ہمارا ہے ہی نہیں۔

<u>محترمہ حمیرا خاتون:</u> یہ مجھے دیا گیا ہے، مجھے یہ پتہ نہیں کہ یہ سب کیا ہوا ہے؟

<u>جناب سپیکر:</u> ایجنڈے میں ہے سوال نمبر 15256۔

<u>محترمہ حمیرا خاتون:</u> اور سکرین کے اوپر بھی 15256 ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> سکرین پر بھی 15256 آیا ہے لیکن وہ کہتی ہیں میرے پاس 15270 ہے جو ان کی Hard copy ہے۔

<u>محترمہ حمیرا خاتون:</u> 15270 ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> 15270 ہے؟

<u>محترمہ حمیرا خاتون:</u> سر، رولز میں تو Hard copy کو ہم Follow کریں گے۔

جناب سپیکر: اس کو چیک کریں، فی الحال اس کو پینڈنگ چھوڑتے ہیں۔

محترمہ حمیرا خاتون: سپیکر صاحب، میرا کوئسچن؟

جناب سپیکر: وہ چیک کر رہے ہیں، میں نے پینڈنگ چھوڑا ہے۔ ابھی کوئسچن نمبر 15526، کنڈی صاحب۔

* 15526 _ جناب احمد کنڈی: کیا وزیر کھیل ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) خیبر پختونخوا میں سال 20-2019 اور 2021 کے کرکٹ سیزن میں کتنے فرسٹ کلاس میچز کھیلے گئے ہیں;

(ب) صوبہ خیبر پختونخوا میں فرسٹ کلاس Grade-1 معیار کے کتنے میدان، سٹیڈیمز موجود ہیں، ضلع وائز تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد عاطف (وزیر کھیل وثقافت) جواب (معاون خصوصی جیل خانہ جات نے پڑھا): (الف) مالی سال 20-2019 خیبر پختونخوا میں چار فرسٹ کلاس میچز جو کہ ایبٹ آباد کرکٹ سٹیڈیم میں کھیلے گئے ہیں جبکہ مالی سال 21-2020 میں خیبر پختونخوا میں فرسٹ کلاس کا ایک میچ بھی نہیں کھیلا گیا بلکہ یہ میچز باقی صوبوں میں کھیلے گئے ہیں۔

(ب) صوبے میں Grade-1 کے صرف تین کرکٹ سٹیڈیم موجود ہیں۔

(1) ارباب نیاز کرکٹ سٹیڈیم پشاور (زیر تعمیر ہے)

(2) ایبٹ آباد کرکٹ سٹیڈیم۔

(3) حیات آباد سپورٹس کمپلیکس پشاور (زیر تعمیر ہے)

جناب سپیکر: جی کنڈی صاحب۔

جناب احمد کنڈی: جی سر، میں نے جو سوال کیا تھا کہ خیبر پختونخوا میں تقریباً کوئی پچھلے دو تین سال سے تحریک انصاف کی حکومت ہے اور الحمد للہ تحریک انصاف کے جو لیڈر ہیں وہ بھی کرکٹ کے مایہ ناز کھلاڑی ہیں لیکن بد قسمتی یہ ہے کہ پاکستان کرکٹ بورڈ کا اور پاکستان کا جو خاص کر فرسٹ کلاس ٹیموں کا حشر ہوا اور مجھے جو ڈیٹیل دی گئی ہے، میں نے جو مانگی تھی وہ تفصیلاً نہیں دی گئی، میرا ابھی یہی گلہ ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: کیا ہوا ہے، وہ کوئسچن کل کے ایجنڈے میں تھا، آپ ذرا آئیں ادھر۔ اچھا جی کنڈی صاحب۔

جناب احمد کنڈی: سر، یہی میری بھی شکایت تھی جو تفصیل ہم نے مانگی وہ ہمیں نہیں دی گئی ہے، میری تو گزارش یہ ہو گی کہ ہمیں وہ ڈیٹیل دی جاتی کہ ہمارے صوبے میں مزید کونسی جگہیں ہیں جہاں پہ یہ لوگ فرسٹ کلاس میچز کروانے کا پروگرام رکھتے ہیں کیونکہ تحریک انصاف کا دوسرے Tenure کا Mandate چل رہا ہے اور کرکٹ میں میرے خیال میں خان صاحب ایک نامی گرامی کھلاڑی رہا ہے اور یہ بد قسمتی ہے جو پچھلے چار سالوں سے یہاں فرسٹ کلاس میچز نہیں ہو رہے ہیں اور یہ ایک خوش قسمتی ہے جو پاکستان کرکٹ ٹیم میں اس ٹائم چھ Players خیبر پختونخوا کے کھیل رہے ہیں، تو میری گزارش ان سے صرف یہی ہے کہ پی سی بی کی گورننگ باڈی میں ہماری ممبر شپ ہونی چاہیئے اور گراؤنڈ کے حوالے سے ہم ان کو Facilitate کریں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تاج محمد خان ترند صاحب، Respond کریں، کون کرے گا؟

جناب تاج محمد (معاون خصوصی جیل خانہ جات): شکریہ جناب سپیکر صاحب، کنڈی صاحب نے جو نکتے اٹھائے ہیں، اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ پاکستان تحریک انصاف کی حکومت جب سے آئی ہے، انہوں نے نہ صرف کھیلوں کے فروغ کے لئے بلکہ نوجوانوں کے لئے بہت سارے اقدامات اٹھائے ہیں، مختلف کھیلوں کے حوالے سے بھی اور باقی حوالے سے بھی۔ اب جو کنڈی صاحب نے کوئسچن کیا ہے، تو اس پر ڈیپارٹمنٹ نے تفصیل سے جواب دیا ہے۔ کنڈی صاحب نے یہ پوچھا ہے کہ 20-2019 اور 2020-21 کے کرکٹ سیزن میں کتنے فرسٹ کلاس میچز کھیلے گئے ہیں، تو اس میں ڈیپارٹمنٹ نے واضح کیا ہے کہ چار فرسٹ کلاس میچز ایبٹ آباد سٹیڈیم میں کھیلے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ کنڈی صاحب نے پوچھا ہے کہ Grade-1 معیار کے کتنے سٹیڈیمز موجود ہیں اس کی ضلع وائز تفصیل فراہم کی جائے؟ اس کا بھی ڈیپارٹمنٹ نے بڑی تفصیل سے جواب دیا ہے کہ ہمارے صوبے میں تین سٹیڈیمز ہیں جن میں ایک ایبٹ آباد اور ایک حیات آباد اور ایک ارباب نیاز سٹیڈیم ہے جو کہ وہ زیر تعمیر ہے۔ کنڈی صاحب یہ جو ہمارے زیر تعمیر سٹیڈیمز ہیں، ان شاء اللہ یہ جب بن جائیں گے تو یہ انٹرنیشنل معیار کے ہوں گے اور جو کسی بھی سٹیڈیم میں جو Facilities ہوتی ہیں وہ ان شاء اللہ اس سٹیڈیم میں Available ہوں گی۔ اس کے علاوہ چونکہ یہ ڈیپارٹمنٹ عاطف خان صاحب کے پاس ہے، اگر آپ کو مزید کوئی تفصیل چاہیئے تو ڈیپارٹمنٹ کے لوگ ادھر بیٹھے ہیں، وہ ان شاء اللہ آپ کو مزید تفصیل دے دیں گے، ان شاء اللہ۔

جناب سپیکر: تیمور جھگڑا صاحب۔

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ وصحت): جناب سپیکر، یہاں پر ریکارڈ کی درستگی کے لئے جو کنڈی صاحب کہہ رہے ہیں، تو میرے خیال میں سوال کی مناسبت سے جو تفصیل تھی وہ دی گئی ہے۔ دوسری چیز خیبر پختونخوا میں ایک فرسٹ کلاس ٹیم ہے جو فرسٹ ڈویژن میں کھیلتی ہے، جو پشاور کی ٹیم ہے یا پھر بعض ٹورنامنٹ میں خیبر پختونخوا کی ٹیم کھیلتی ہے، تو ابھی چونکہ ہمارا سسٹم Consolidate ہو گیا ہے، تو یہ میرے خیال میں ایک خوش آئند بات ہے کہ فرسٹ کلاس گراؤنڈز ابھی تین ہیں، دو پشاور میں ایک ایبٹ آباد میں اور میرے خیال میں جو سب سے خوش آئند بات ہے، وہ یہ کہ ہمارا سسٹم کام کر رہا ہے۔ کنڈی صاحب کو اس پہ Correct کرتا ہوں کہ چھ نہیں، جب ابھی ٹی ٹونٹی ورلڈ کپ ہو رہا تھا تو میں نے گنے تھے میرے خیال میں آٹھ کھلاڑی تھے Actually سپیکر صاحب، ہمارے Playing eleven میں Nine ایسے Players تھے جو کہ خیبر پختونخوا کے ہیں یا خیبر پختونخوا سے تعلق رکھتے ہیں، سوائے شاداب خان جو Leg spinner ہیں اور جو کپتان تھے بابر اعظم اور تقریباً سارے Region represented تھے، تو میرے خیال میں واقعی اس پہ بڑی اچھی ڈیبیٹ ہو سکتی ہے لیکن یہ اس صوبے کے لئے ایک قابل فخر بات ہے، حالانکہ ابھی ہماری آبادی اس ملک کی آبادی کی پندرہ یا سولہ فیصد ہے لیکن ہماری کرکٹ ٹیم میں پچاس سے نوے فیصد خیبر پختونخوا کی Representation ہے۔

جناب سپیکر: جی کنڈی صاحب۔

جناب احمد کنڈی: ٹھیک ہے، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، تھینک یو۔ حمیرا بی بی، آپ کا کوئسچن نمبر 15256 لے لیں گے۔

* 15256 _ محترمہ حمیرا خاتون: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ مالی سال 22-2021 کے بجٹ میں سرکاری نجی شراکت داری (گرین فیلڈ پبلک پارٹنر شپ پراجیکٹ) کے تحت ثالث درجہ کے چار ہسپتالوں کے قیام کے لئے چالیس بلین روپے مختص کئے گئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو اس منصوبہ کے تحت کن مقامات پر ہسپتال قائم کرنے کی تجویز ہے، نیز ہسپتالوں کے قیام کے لئے مجوزہ مقامات کا تعین کس اتھارٹی نے کن وجوہات کی بناء پر کیا ہے، مذکورہ منصوبہ پر اب تک ہونے والی پیش رفت کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب تیمور سلیم خان (وزیر صحت و خزانہ): (الف) صوبائی کابینہ نے حال ہی میں پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ کے لئے چار گرین فیلڈ ٹریچری کیئر ہسپتال (Four Green Field Tertiary Care Hospital) کے قیام کی منظوری دی ہے۔ان ہسپتالوں کی تعمیر کے لئے نجی شعبے سے متوقع کل سرمایہ کاری تقریباً چالیس ارب روپے ہے۔کابینہ نے پشاور میں قائم پہلے ہسپتال کے لئے بین الاقوامی مالیاتی کمیشن، ورلڈ بینک کو بطور ٹرانزیکشن ایڈوائزر شامل کرنے کی منظوری دی ہے، باقی تین خیبر پختونخواہیلتھ فاؤنڈیشن کے ذریعے قائم کئے جائیں گے۔ منصوبے کے لئے زمین محکمہ صحت فراہم کرے گی۔اس سلسلے میں حکومت خیبر پختونخواکے اپنے ذرائع سے مالی سال 23-2022 میں پانچ ملین رقم مختص کی گئی ہے۔

(ب) اس سلسلے میں عرض ہے کہ ان ہسپتالوں کی جگہ محکمہ صحت نے تجویز کی تھی اور کابینہ کو پیش کی تھی، ان کی شناخت خیبر پختونخوا کے تمام چار جغرافیائی علاقوں بشمول وادی پشاور، ہزارہ ڈویژن، ملاکنڈ ڈویژن اور جنوبی اضلاع کا احاطہ کرنے کے لئے کی گئی تھی، ان ہسپتالوں کی جگہوں کا تعین کرنے کے لئے ایک ذیلی کمیٹی تشکیل دی گئی ہے، پشاور کے لئے محکمہ صحت نے رینگ روڈ کے قریب سو کنال اراضی تجویز کی جو محکمہ کے پاس موجود تھی جس کو منظور کر لیا گیا۔جنوبی اضلاع کے لئے سرائے نورنگ ضلع لکی مروت کو کابینہ کی ذیلی کمیٹی نے منظور کیا ہے جہاں پر 120 کنال اراضی دستیاب ہے۔دیگر ہسپتالوں کے لئے ممکنہ جگہوں کا تعین محکمہ صحت کے ذریعے کیا جا رہا ہے۔اس وقت محکمہ صحت اور آئی ایف سی پشاور کے ہسپتالوں کے لئے بطور ٹرانزیکشن ایڈوائزر انتظامات حتمی شکل دینے کے عمل میں ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ حمیرا خاتون صاحبہ۔

محترمہ حمیرا خاتون: جی شکریہ جناب سپیکر صاحب، اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس کے جز (ب) میں جو ہسپتالوں کے لئے جگہ کا تعین کیا گیا ہے، تو اس میں دو جگہیں اس وقت Finalize ہو چکی ہیں جو بتائی گئی ہیں اور دو کے لئے کام جاری ہے، تو کیا یہ دو کے لئے جو جگہ کا تعین ابھی تک نہیں ہوا، ایک تو یہ بڑی فکر کی بات ہے کہ چار ساڑھے چار سال میں ابھی تک ہم جگہ کا تعین نہ کر سکے اور دوسرا یہ کہ یہ دو جگہوں کا جو تعین ہو چکا ہے، تو اس پہ کب تک کام شروع ہوگا؟

جناب سپیکر: جی تیمور جھگڑا صاحب۔

وزیر صحت و خزانہ: جناب سپیکر، میرے خیال میں بڑی خوش آئند بات ہے کہ اتنی بڑی Innovation ہو رہی ہے۔ایک یہ کہ ہسپتال تقریباً پانچ سے دس ارب روپے کا ہوگا، چونکہ یہ پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ

پہ بن رہے ہیں، خرچہ کوئی نہیں ہوگا، اس Concept کو تو شروع ہوئے سال ہوا ہے، تو چار سال تو نہیں لگے۔ دوسری چیز چونکہ یہ خیبر پختونخوا میں نہیں، پورے پاکستان میں کبھی یہ پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ کے Through گرین فیلڈ ہسپتال بنانے کا کام نہیں ہوا، تو یہ ہمیں Phases میں کرنا پڑ رہا ہے، اس لئے پشاور کے لئے جو پہلا پراجیکٹ ہے جہاں پہ زمین سب سے Readily available تھی، جو رینگ روڈ پہ ہسپتال کی زمین 1988ء میں ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ نے خریدی تھی، اس کا پراسیس شروع ہوگیا ہے لیکن وہ چونکہ سب سے مہنگی زمین ہے، ہم نے اس میں اور وہ چونکہ پاکستان کا پہلا Tertiary Green Field Hospital Peshawar ہے یعنی نیا، تو اس کے لئے ہم نے ورلڈ بینک کے ادارے آئی ایف سی کو Engage کیا، کیبنٹ سے اس کی منظوری لی اور آئی ایف سی Investor Structure کا بزنس کیس بنانے میں کام رہی ہے، تو جو باقی تین پلاٹس ہیں اور باقی جو تین ہسپتال ہیں، اس کا کریڈٹ ہمارے چیف منسٹر صاحب کو جاتا ہے کہ ان کا Vision تھا کہ خیبر پختونخوا کے ہر Region میں ایک ایسا ہسپتال بنائیں گے، تو ایک سدرن پختونخوا میں، ایک ہزارہ میں اور ایک ملاکنڈ ڈویژن میں لیکن وہ تھوڑا سا اس سے لیٹ کریں گے، تو یہ پشاور کے پلاٹ کا بھی کام ہوگا۔ میرے خیال میں اس کی جو مارکیٹ فیزیبلٹی ہے اور اچھے Investors کو لانا ہم ایک ایسا ہسپتال بنانا نہیں چاہتے ہیں، یہ ہسپتال ان شاء اللہ آغا خان ہاسپیٹل یا اس سے بہتر کوالٹی کا بنے گا، تو اس میں تھوڑا سا ٹائم آپ لینے دیں، شفافیت پہ کوئی Compromise نہ ہو اور یہ ماڈل کامیاب ہو، تو پھر گورنمنٹ کو بہت Avenues مل جائیں گے کہ ہم پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ میں پبلک انفراسٹرکچر بنا سکیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی حمیرا خاتون صاحبہ۔

<u>محترمہ حمیرا خاتون:</u> شکریہ جناب سپیکر صاحب، ایک تو یہ کہ یہ بڑا ایک Proactive project ہے، اس لئے اس پہ ہمارا پورا صوبہ Depend کرے گا، خاص طور سے پشاور اگر ہم ڈویژن کے اندر اپنے ہاسپیٹلز کو اچھے طریقے سے Establish کریں گے جیسے منسٹر صاحب فرمارہے ہیں کہ وہ ایک اچھے لیول کے ہاسپیٹلز ہوں گے تو بوجھ بھی کم ہوگا، مریض بھی زیادہ Facilitate ہوں گے لیکن کیا اس کے لئے فنڈز اب رکھے گئے ہیں؟ دوسرا یہ کہ اسی کے ساتھ Related یہ بھی ایک بات ہے کہ ہیلتھ میں اب صحت انصاف کارڈ پینڈنگ ہو چکا ہے، لوگوں کو اس سے مراعات نہیں مل رہیں، سہولت معطل ہوگئی ہے،

تو اگر یہ التواء میں چلا گیا تو پھر تو یہ سارا منصوبہ دھرے کا دھرا رہ جائے گا جبکہ یہ منصوبہ بڑا اہم ہے، بڑا Proactive منصوبہ ہے، تو لہذا اس پہ کام کرنا چاہیئے۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: جی تیمور سلیم جھگڑا صاحب۔

وزیر صحت و خزانہ: جناب سپیکر صاحب، دونوں سوال بڑے اہم ہیں اور اس کا جلدی سے جواب دیتے ہیں۔ جہاں پہ ہمارے Peripheries میں ہسپتال کو Strengthen کرنے کا تعلق ہے تو اس کا اس پراجیکٹ سے کوئی تعلق نہیں، اس پہ بڑا In depth کام چل رہا ہے، کچھ Operationally چل رہا ہے، میں ساری تفصیل نہیں دوں گا لیکن اس میں جو سب سے بڑا پراجیکٹ ہے، وہ یہ ہے کہ ہم ہر ضلع میں ڈی ایچ کیو کی Revamping کرنا چاہتے تھے اور اس کے پہلے دو Phases جس میں بارہ ہاسپیٹلز کی Physical لیکن Ground breaking ہے اور اس میں بہت سا سٹاف وغیرہ تو آ گیا ہے لیکن infrastructure بہتر کرنے کی Ground breaking وہ ان شاء اللہ اگلے مہینے تک شروع ہو جائے گی، اس کے لئے بھی ہم نے IDAP جو پنجاب میں ایک پبلک سیکٹر ادارہ ہے جس نے یہ کام پنجاب میں کیا ہے، اس کو کنٹریکٹ دیا ہے کہ وہ یہ کام کرے، تو پہلی چیز یہ ہے۔ اب دوسری چیز، میں حمیرا خاتون صاحبہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ہمیشہ صحت کارڈ کی بڑی تعریف کی ہے۔ اچھا، انہوں نے بات کی کہ یہ افواہ چلی تھی کچھ پریس کے ذریعے اور کچھ وہ ایم پی ایز جو شاید صرف کچھ سرخیاں بنانا چاہتی تھیں، ان میں میری اپنی کزن بھی تھی، انہوں نے بڑی خوشی کا اظہار کیا کہ یہ صحت کارڈ معطل ہو گیا، تو معطل نہیں ہوا ہے، آپ کو اس پہ بھی ایک سو فیصد ایشورنس ہونی چاہیئے، جو دعا کر رہے ہیں کہ وہ معطل ہو، تو ہم معطل نہیں ہونے دیں گے، جو کام ہوا جس کو غلط Represent کیا گیا کیونکہ آج کے زمانے میں ہر ایک بندے تک ہر میسج نہیں پہنچا سکتا، وہ یہ ہے کہ پہلی بار ہم نے کہا کہ اس میں ایک احتساب کا پراسیس رکھیں گے، تو جو اڑتالیس ہاسپیٹلز Upto standard نہیں تھے، ان کو ہٹایا گیا اور بتیس ہاسپیٹلز جنہوں نے ابھی اس کا جو Bench mark ہے وہ پاس کر دیا گیا ہے، ان کو Add کر دیا گیا ہے، تو ابھی بھی خیبر پختونخوا میں تقریباً 180 سے زائد ہاسپیٹلز ہیں اور پورے ملک میں ایک ہزار سے زائد ہاسپیٹلز ہیں جہاں پر خیبر پختونخوا کے لوگ اس کو استعمال کر سکتے ہیں، بلکہ میرا فیڈرل گورنمنٹ سے ایک گلہ تھا کہ قبائلی اضلاع کی انہوں نے یہ سہولت ختم کر دی تھی، یہ نہ صرف ہم نے شروع کر دی ہے بلکہ قبائلی اضلاع کے لوگوں کی بھی Record utilization نظر آ رہی ہے اور میں ان شاء اللہ آگے اسمبلی کو یا ممبرز کو وہ بھی پیش کر دوں گا۔

Mr. Speaker: Thank you. Question No. 15581 of Sardar Aurangzeb Sahib.

* 15581 _ سردار اورنگزیب: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع ایبٹ آباد PK-37 کے بی ایچ یوز، آر ایچ سیز اور بی کیٹیگری ہسپتالوں میں ڈاکٹروں کی کمی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو PK-37 کے بی ایچ یوز، آر ایچ سیز اور بی ٹائپ ہسپتالوں میں تعینات ڈاکٹروں کے نام اور مختلف گریڈ میں خالی آسامیوں کی مکمل تفصیل گریڈ وائز فراہم کی جائے؟

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ و صحت): (الف) PK-37 کے تمام مراکز صحت میں ڈاکٹرز کی کل بیالیس (42) منظور شدہ آسامیاں ہیں جن میں سے دس آسامیاں خالی ہیں۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

سردار اورنگزیب: سپیکر صاحب، میں نے یہ کوسچن کیا ہے کہ حلقہ PK-37 ایبٹ آباد میں بی ایچ یوز، آر ایچ سیز اور کیٹیگری بی ہاسپیٹلز میں ڈاکٹروں کی کمی ہے، تو مجھے جواب دیا گیا ہے کہ بالکل PK-37 کے تمام مراکز صحت میں ڈاکٹروں کی کل بیالیس (42) منظور شدہ آسامیاں ہیں جن میں سے دس آسامیاں خالی ہیں، تو سپیکر صاحب، میں منسٹر صاحب سے یہ ضمنی کوسچن کرنا چاہتا ہوں کہ بی ایچ یو میں ایک ایم او کی پوسٹ ہوتی ہے، اگر دس پوسٹیں خالی ہیں تو اس کا مطلب ہے دس بی ایچ یوز میں ڈاکٹرز نہیں ہیں، میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایک منٹ، بابر سلیم صاحب، نگہت اور کزئی صاحبہ ذرا ناراض ہو کر چلی گئی ہیں، ان کو لے آئیں، ابھی تک ناراض ہیں، آپ جائیں، منور خان صاحب چلے جائیں اور عائشہ بانو، آپ بھی چلی جائیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، میں آگئی ہوں، میں خود آگئی ہوں۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: چلو تھینک یو، نگہت بی بی، تھینک یو۔

Ms. Nighat Yasmeen Orakzai: Because the Custodian of the House is very important and very respectful.

جناب سپیکر: یہی آپ کی Greatness ہے۔ جی سردار صاحب۔

سردار اورنگزیب: سپیکر صاحب، اپوزیشن کی طرف سے آپ کا بہت احترام ہے۔ سپیکر صاحب، میں اپنے کوسچن کے بارے میں آپ کو جو بات بتا رہا تھا کہ انہوں نے بتایا ہے کہ منظور شدہ ٹوٹل بیالیس (42)

آسامیاں ہیں جن میں سے دس خالی پڑی ہوئی ہیں، تو میں کہتا ہوں کہ بی ایچ یو میں ایک ایم او کی پوسٹ ہوتی ہے، آر ایچ سی میں دو یا تین ہوتی ہیں، تو اگر دس آسامیاں خالی ہیں تو دس بی ایچ یوز ڈاکٹروں کی عدم موجودگی کی وجہ سے خالی پڑے ہوئے ہیں اور یہ دس آسامیاں کب تک حکومت پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ سپیکر صاحب، آپ جانتے ہیں کہ آر ایچ سی یا بی ایچ یو کی جو بلڈنگ بنائی جاتی ہے تو اس پر کروڑوں روپے خرچ کئے جاتے ہیں، اگر وہاں پہ سٹاف نہیں ہوگا، ڈاکٹرز نہیں ہوں گے، ٹیکنیشن نہیں ہوگا، Even کہ میں آپ کو بتاؤں کہ میرے حلقے کے اندر تین چار بی ایچ یوز ایسے ہیں جہاں پہ لیڈی ڈاکٹر تو کجا کوئی میڈیکل ٹیکنیشن بھی نہیں ہے، ایل ایچ ویز نہیں ہیں، تو عورتوں کا ہسپتالوں میں کس طرح علاج ہوگا؟ اور ہمارا سارا حلقہ پہاڑوں پر مشتمل ہے، ایبٹ آباد آتے ہوئے تیس چالیس کلو میٹر دور ہے، اگر کسی مریض کو گاڑی میں لایا جائے تو دس سے پندرہ ہزار روپیہ تو اس سے گاڑی کا کرایہ لیا جاتا ہے اور اگر بی ایچ یوز کی یہی حالت رہی یا آر ایچ سیز کی، تو پھر کس طرح لوگوں کو صحت کی سہولیات ملیں گی؟ وہ پریشان ہوں گے، تو میں منسٹر صاحب سے بھی کہتا ہوں اور آپ سے بھی کہتا ہوں اور آپ سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ جو تفصیل انہوں نے دی ہے، آسامیاں جن جن بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز کا انہوں نے کہا ہے کہ وہاں پر فلاں فلاں ڈاکٹرز ہم نے تعینات کئے ہیں، تو میں دعوے سے کہتا ہوں کہ وہ ڈاکٹرز آر ایچ سی اور بی ایچ یوز میں نہیں ہیں۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: چلیں پتہ کرتے ہیں۔۔۔۔

<u>سردار اورنگزیب</u>: وہاں ڈاکٹرز جاتے نہیں ہیں، تو اس لئے میرا یہ کوئسچن سٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کیا جائے تاکہ ساری چیزیں منسٹر صاحب کی تسلی کے لئے کہ کیا وہاں پہ سٹاف جا رہا ہے یا نہیں جا رہا ہے؟

<u>جناب سپیکر</u>: بادشاہ صالح صاحب۔

<u>ملک بادشاہ صالح</u>: سر جی، میں منسٹر صاحب سے ایک درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے شیرینگل میں آر ایچ سی میں ابھی تک سکاؤٹس، لیویز، اے سی، ای اے سی، تحصیلدار کے دفاتر قائم ہیں اور ہمارے لوگ اس طرح دوسرے ہسپتالوں میں دردر کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں، تو ہمارے ہسپتال کب خالی ہوں گے اور اس پہ کب کام شروع ہوگا؟

<u>جناب سپیکر</u>: سردار یوسف صاحب۔

سردار محمد یوسف زمان: شکریہ جناب سپیکر، زلزلے میں ہمارے علاقے میں خاص طور پر میرے حلقہ انتخاب میں بی ایچ یو جبوڑی اور اسی طریقے سے دیولئی اور All over اس کے ساتھ بی ایچ یو جبڑ گلی، وہ عمارات تعمیر ہوئیں، اس کے لئے ایس این ای وغیرہ کے لئے کئی دفعہ یہ ریکویسٹ کی گئی ہے، ایس این ای بھی بھیجی گئی تھی لیکن اس کی ابھی تک منظوری نہیں ہوئی۔ اس سلسلے میں میں نے پہلے بھی ایک دفعہ منسٹر صاحب سے ملاقات کی تھی، اب تین سال تقریباً ہو گئے ہیں لیکن وہ آسامیاں جن کی منظوری نہیں ہو رہی ہے، حالانکہ وہاں ضرورت تھی، اسی وجہ سے وہاں پر بی ایچ یوز بنائے گئے ہیں، لوگوں کی ضرورت تھی، بہت سارے اور جو آر ایچ سیز، بی ایچ یوز میں چونکہ ابھی تک پوسٹیں خالی ہیں، جس طرح کہ ایبٹ آباد میں، اسی طرح مانسہرہ میں بھی مختلف پوسٹیں خالی ہیں، تو وہ کب تک پر کریں گے؟۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

سردار محمد یوسف زمان: اس کے ساتھ ساتھ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کو ایک اور مسئلہ تھا کہ بہت سارے آر ایچ سیز، بی ایچ یوز میں جو کہ زلزلے سے پہلے وہاں پر ڈاکٹروں کی رہائش گاہیں تھیں لیکن دوبارہ جو تعمیرات ہوئی ہیں، اس میں وہ رہائش گاہیں تعمیر نہیں ہوئیں جس کی وجہ سے کوئی ڈاکٹر وہاں رہ بھی نہیں سکتا، مثلاً یہ بٹل، چھتر پلین اور یہ شنکیاری جو کہ بڑی مرکزی جگہ ہے لیکن وہاں پر بھی رہائش گاہیں نہیں ہیں، حالانکہ وہاں پر دس اور بارہ ڈاکٹرز ہیں، گڑھی حبیب اللہ میں ان کے لئے کوئی رہائش گاہ ابھی تک تعمیر نہیں ہوئی، جب تک رہائش گاہ نہیں ہو گی، ڈاکٹر کس طرح رہیں گے؟ منسٹر صاحب اس کے بارے میں بتا سکیں گے کہ کب تک یہ ہو گا؟

جناب سپیکر: جی میاں نثار گل صاحب۔

میاں نثار گل: جناب سپیکر صاحب، بڑا اہم سوال ہے، میں منسٹر صاحب کی توجہ چاہتا ہوں کہ مین کرک ڈی ایچ کیو ہاسپیٹل میں انستھیزیا کا چار مہینے سے کوئی ڈاکٹر نہیں ہے، آپریشن تھیٹر بند پڑا ہے، میں خود بار بار ڈیپارٹمنٹ بھی گیا ہوں، سپیشل سیکرٹری صاحب سامنے بیٹھے ہوئے ہیں، خدا کے لئے غریب لوگ ہیں اور مین انڈس ہائی وے پر ڈی ایچ کیو ہسپتال ہے، وہاں اگر انستھیزیا کا ڈاکٹر نہ ہو تو آپریشنز کس طرح ہوں گے؟ دوسری بات، کرک میں تین چار مہینے سے ڈی ایچ او کی پوسٹ خالی ہے، ہم Recommend نہیں کرتے، آپ جو بھی لگانا چاہیں، ایک ڈی ایچ او جب نہ ہو تو پھر آر ایچ سی کس طرح چلے گا، باقی ہسپتالیں کس طرح چلیں گے؟ میں پرزور اپیل کرتا ہوں منسٹر صاحب سے کہ انستھیزیا کا ڈاکٹر جہاں سے بھی آپ

شفٹ کرنا چاہیں، کئی میں تین چار ہیں، وہ ڈیمانڈ بھی کر رہے ہیں، ڈی ایچ او جو بھی لگانا چاہیں لیکن خدا کے لئے اس پہ مہربانی کرلیں کیونکہ بغیر انستھیزیا کے ڈاکٹر کس طرح آپریشن کرے گا؟ تھینک یو۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو۔ تیمور سلیم جھگڑا صاحب۔

<u>جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ و صحت):</u> جناب سپیکر صاحب، میرے خیال میں یہ زیادہ تر جو Complaints ہیں، یہ کسی حد تک جائز ہیں۔ یہاں پہ ہمارے چیف ایس آر یو بیٹھے ہیں، اس کے بعد ہماری ہیلتھ کی میٹنگ ہے، I hope انہوں نے چاروں ایم پی ایز کے نام نوٹ کر لئے ہوں گے۔ دو باتیں میں کروں گا، دیکھیں ایک تو یہ کہ ہمارے سسٹم کی کسی حد تک خامی ہے، نہ ایس این ایز روکی ہیں نہ وہ ٹرانسفر و پوسٹنگ روکی ہے، ہمیں ایک فائدہ ہے، اس کو ابھی ہم استعمال کریں گے، وہ بھی میں نے ڈیپارٹمنٹ کو کہا ہے، یا تو پھر ایسا کریں کہ ہم ان ڈیپارٹمنٹس کی جگہ خود ہی کام کرنا شروع کر دیں، ایگزیکٹیو اتھارٹی لے لیں، ایگزیکٹیو الاؤنسز ہمیں نہیں ملتے، ہم نے ابھی جو کنٹریکٹ ڈاکٹرز کی پوزیشنز کی پالیسی اور رولز پاس کئے ہیں، اس کے بعد یہ زیادہ تر ایشوز بڑے Simple ہو گئے ہیں، ڈاکٹرز اور سپیشلسٹ کی وہ Gaps fill کرنا، اگر ہم ٹرانسفر نہیں کر سکتے تو اکرم شاہ پلیز، یہ ڈائریکشنز Immediately ابھی میٹنگ میں ڈسکس کر لیں کہ جہاں پہ ایم پی ایز کہہ رہے ہیں کہ ان کے حلقوں میں Gaps ہیں، وہاں پہ وہ ڈی ایچ او یا ایم ایس کے ساتھ بیٹھ کر وہ Gaps fill کئے جائیں، ان کا گلہ ٹھیک ہے، مجھے کرک کے ایم این اے نے بھی کہا ہے، انہوں نے بھی کہا ہے، تین چار جگہ ایسے پرابلمز ہیں، میں کوشش کرتا ہوں کہ اس کو اسی ہفتے لگا دوں، میں نے وہ بھی چیف سیکرٹری سے ریکویسٹ کی ہے کہ یہ Power منسٹر اور سیکرٹری کے پاس بھی نہیں ہونی چاہیئے، یہ ڈی جی ہیلتھ کو دے دیں، یہ ڈاکٹروں کا کام ہے کہ وہ ڈاکٹرز لگائیں، اگر کوئی Recommendation ہو گی، ایم پی اے صاحب کو چاہیئے کہ یہ افسر اچھا ہے تو وہ اوپر سے انہیں کہا جا سکتا ہے، پورا سسٹم Simple ہو جائے گا، کچھ ہماری غلطی ہے کہ ہم اس سسٹم کو Simple کرتے نہیں، میرے خیال میں چاروں جو Complaints تھیں وہ بالکل صحیح تھیں، ان شاء اللہ اس کو Resolve کرتے ہیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب: میں منسٹر صاحب کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ بی ایچ یوز میں نہ جائیں، ان کے لئے یہ مشکل ہے، میرے حلقے میں تین آر ایچ سیز ہیں، انہوں نے تین آر ایچ سیز کے مجھے نام بتائے ہیں، ایک آر ایچ سی میں چار۔۔۔۔۔

(عصر کی اذان)

سردار اورنگزیب: میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ منسٹر صاحب خود یا اپنے سپیشل سیکرٹری صاحب کو بھیجیں، میری اپنی ذاتی یونین کونسل کے اندر موہری بڈ بہن آر ایچ سی ہے، انہوں نے کہا ہے کہ پانچ ڈاکٹرز وہاں پہ لگے ہوئے ہیں، وہاں پہ صرف ایک ایم او ہے، دوسرے چار کدھر ہیں؟ انہوں نے کالا پانی آر ایچ سی کا کہا ہے کہ وہاں پہ چار ڈاکٹرز ہیں، اسی طرح انہوں نے اس میں نتھیا گلی اور تاجوال آر ایچ سی کا ذکر ہی نہیں کیا ہے، میں یہ کہتا ہوں کہ وہ صرف چار آر ایچ سیز کا ذرا وزٹ کر لیں، ان کو پتہ چل جائے گا کہ واقعی ڈاکٹرز وہاں پہ کام کر رہے ہیں یا نہیں کر رہے ہیں؟ میں یہ کہتا ہوں کہ اب نتھیا گلی سے ایک مریض ایبٹ لایا جائے، موہری بڈ بہن سے ایبٹ آباد لایا جائے، کالا پانی سے لایا جائے، دس پندرہ ہزار روپے تو اس کو گاڑی کا کرایہ دینا پڑتا ہے اور پھر راستے کی تکلیف، کتنے لوگ راستے میں مر جاتے ہیں، منسٹر صاحب، اس کے اوپر توجہ دیں، صرف سٹاف پورا کر کے دیں، وہاں پر بلڈنگز بنی ہوئی ہیں، کوئی تکلیف نہیں ہے، یہ اگر خود وزٹ کر سکتے ہیں تو ان کی مہربانی ہو گی، ورنہ سپیشل سیکرٹری صاحب ذرا جا کر وزٹ کریں، کم از کم جو بلڈنگز بنی ہوئی ہیں ان کے اندر سٹاف پورا کر کے دیں۔

جناب سپیکر: کوسچن نمبر 15599، ثمر بلور صاحبہ۔

* 15599 _ محترمہ ثمر ہارون بلور: کیا وزیر سائنس اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ خیبر پختونخوا انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ ایک ذیلی لیکن خود مختار ادارہ ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بورڈ حکومت خیبر پختونخوا کے مروجہ قوانین کے برعکس کوئی اقدام نہیں اٹھا سکتا؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ بورڈ کے کتنے ملازمین ایم پی سکیل میں ہیں، ان کے معاہدوں کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد عاطف (وزیر سائنس و ٹیکنالوجی): (الف) جی ہاں، خیبر پختونخوا انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ، ڈیپارٹمنٹ آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کا ایک ذیلی اور خود مختار ادارہ ہے۔

(ب) جی ہاں، مذکورہ بورڈ حکومت خیبر پختونخوا کے مروجہ قوانین کے برعکس کوئی اقدام نہیں اٹھا سکتا۔

(ج) مذکورہ بورڈ میں کوئی بھی ایم پی کا ملازم کام نہیں کر رہا۔

<u>محترمہ ثمر ہارون بلور:</u> السلام علیکم! میں نے سوال پڑھ لیا ہے، Receive کر لیا ہے۔

Thank you. I am satisfied with the answer.

<u>Mr. Speaker:</u> Thank you. Question No. 15679, Nisar Ahmad Khan.

* 15679_ <u>جناب نثار احمد:</u> کیا وزیر داخلہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع مہمند میں پولیو اور کورونا ویکسینیشن میں پولیس اہلکار اپنی ڈیوٹی نہایت احسن طریقے سے سرانجام دے رہے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ پولیس / سیکورٹی اہلکاروں کو اس ڈیوٹی کے لئے کیا کیا اخراجات دیئے جاتے ہیں، نیز پولیو، کورونا ویکسین فنڈز سے ان ملازمین کو کیوں سفری اور دیگر اخراجات نہیں دیئے جا رہے ہیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب بابر سلیم (مشیر داخلہ):</u> بحوالہ چٹھی نمبر 14654 از دفتر ریجنل پولیس آفیسر مردان ریجن چٹھی نمبر 3606/GB مورخہ 23 مارچ 2023ء درج ذیل ہے:

(الف) پولیو اور کورونا ویکسینیشن ضلع مہمند کے لئے کافی مقدار میں نفری بروقت متعلقہ محکمہ کو مہیا کی جاتی ہے، ویکسینیشن کمپین میں ضلع مہمند کے پولیس جوان اپنی ڈیوٹی خوش اسلوبی اور احسن طریقے سے سرانجام دے رہے ہیں، اس کا باقاعدہ سیکورٹی پلان ترتیب دیا جاتا ہے۔

(ب) تاہم 2021ء سے تاحال متعلقہ وفاقی محکمہ سے پولیو کی مد میں محکمہ پولیس کو کوئی بھی رقم مہیا نہیں کی گئی۔

<u>جناب نثار احمد:</u> شکریه جناب سپیکر صاحب، ما چې دا کوم کوئسچن کړے وو، د هغه کوئسچن نه خو زه مطمئن څکه نه یم چې په هغې کښې کوم یو لیټر ما ته وئیلے شوے دے، دا لیټر دے، هغه د مردان د ریجن لیټر دے، د هغې تفصیل دلته نه دے ورکړے شوے، هیڅ څه تفصیل نشته چې په دې لیټر کښې څه دی؟ په هغې کښې څه سلسله ده؟ څه خبره لیکلې شوې ده؟ بله دا خبره ده چې بیا دویم جواب ئے دا راکړے دے چې په هغې کښې دا وائي چې د وفاقي محکمې د پولیو په مد کښې مونږ ته څه پیسې هم صوبې ته نه دی راکړی، زه ډیر افسوس سره دا خبره کوم، کله چې د غریب سړی د هغه خلقو سره چې د دهشت ګردئ مقابله کوی،

هغه د پولیو د ټیم سره روان وی او هغه Target killing ته ځان نیولے وی، د هغه د پاره پیسې نه وی خو دې صوبه کښې د سوشل میډیا د پاره په زرګونو خلق بهرتی کولو د پاره چې هغوی ته هغه پیسې ملاویږی، هغه پیسې د کوم ځائے نه راځی؟ دا هیلی کاپټر چې په جلسو کښې ګرځی او مونږ ئے دلته د هغه ټولو غلاګانو د پاره بلونه هم پاس کوؤ، د دغې د پاره دا پیسه د کوم ځائے نه راځی؟ پکار دا ده چې مونږ د خپل پولیس ځوانانو د پاره چې هغوی د دهشت ګردئ مقابله کوی، هغه چې روزانه دغه دهشت ګردو ته مخامخ دی، هغوی ډیوټی کوی، هغوی د پاره صوبې ته پیسې باید چې دوئ ته ورکړے شوے وی ځکه چې دا صوبائی محکمه ده خو چې تاسو کله هم خبره کوئ یا د قبائلی سیمی څه خبره راځی نو هغه تاسو دې سره تړئ، ډیره د افسوس خبره دا ده چې کله زمونږ د فنډ خبره راشی نو وائی دا د مرکز نه نه راځی، زمونږ د پاره هلته نه محکمه پورا راغلې ده، نه دفتر شته، نه د هغې د پاره زمکه اغستلې کیږی، نه هلته یو کار کیږی خو چې کله جواب ملاویږی، مونږ ته د مرکز نه خبره کیږی، مونږ به د کومې پورې دا خبرې-----

جناب سپیکر: جواب لیتے ہیں۔

جناب نثار احمد: قبائلی اضلاع کښې برداشت کوؤ او دا به اورو، د دې وضاحت پکار دے۔ زما اخره کښې دا ریکویسټ دے چې دا کوئسچن تاسو کمیټۍ ته اولیږئ چې دا معلومه شی چې دا پیسې راځی او که نه راځی او چرته ځی؟ دا کمیټۍ ته اولیږئ۔

جناب سپیکر: بادشاہ صالح صاحب۔

ملک بادشاہ صالح: جناب سپیکر صاحب، زه وزیر صاحب نه دا تپوس کوم چې د ټولو ضلعو پولیس نن سبا خپل خپل دے، په هره ضلع کښې خپلې بهرتیانې کیږی، په سوات کښې خپل دی، چترال کښې خپل دی، لوئر دیر کښې خپل دی، په هره ضلع کښې او واحد اپر دیر دے چې اوس هم پکښې یو شپته کسان د نورو ضلعو ډیوټی کوی، آنریبل منسټر صاحب ته به دا زما عرض وی چې دا پولیس به کله خپلو ضلعو ته لاړ شی؟ زمونږ کوم کسان چې په Waiting list باندې پراته دی، هغه به بهرتی شی جی، مهربانی۔

جناب سپیکر: جی میر کلام صاحب، لگتا ہے آپ عمرہ کر کے ماشاء اللہ آئے ہیں۔

جناب میر کلام خان: تھینک یو، میں آپ کا مشکور ہوں، میں سواتی صاحب کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ قبائلی اضلاع کے سینکڑوں پولیس کے جوان جو لیویز اور خاصہ دار سے پولیس میں Merge ہوئے ہیں، یہ بات میں نے سی ایم صاحب کے سامنے بھی کی ہے، یہاں پہ کمیٹی میں آئی جی صاحب آیا تھا، اس سے بھی میں نے بات کی ہے، یہاں فلور پہ تین بار میں نے بات کی ہے لیکن سینکڑوں جوانوں کی صرف Documentation میں مسئلہ ہونے کی وجہ سے ان کی Salaries آج تک بند ہیں، سواتی صاحب کے نوٹس میں سپیشل لانا چاہتا ہوں، یا آپ اس پہ رولنگ دے دیں کہ قبائلی اضلاع میں پولیس جن حالات کا سامنا کر رہی ہے، جن حالات میں ڈیوٹیاں دے رہی ہے، اگر اوپر سے ہم ان کو کہیں کہ آپ کی ڈاکیومنٹس درست نہیں ہیں، ان میں کوئی کمی بیشی ہے، ان جوانوں کی غلطی تو نہیں ہے، اس میں تو آفس والوں کی غلطی ہوگی، اس لئے جتنے بھی جوانوں کی Salaries بند ہیں ان کو فوراً ریلیز کیا جائے، تھینک یو۔

جناب بابر سلیم سواتی (مشیر داخلہ): شکریہ جناب سپیکر، جناب نثار خان کا جو سوال تھا، چند باتیں آپ کی Mis کر گیا ہوں، بہر حال وہ مجھے ریاض خان نے سمجھا دی ہیں۔ نثار خان 2021ء تک DCs کے Through imbursement ہوتی تھی، پولیو کے پیسے جو لوگوں کو دیئے جاتے تھے، وہ 2021ء تک DCs کے Through دیئے جاتے تھے، اگر اس کی تفصیل آپ کو چاہیئے ہوگی تو وہ ہم دے دیں گے، یہ پولیس کو ہم اس لئے فراہم نہیں کر سکتے کہ یہ پیسے ڈائریکٹ DCs کے Through وہاں Local imbursements ہوئی ہیں، 2022ء کی میں آپ کے لئے وہ لے آیا تھا تاکہ جو پولیس کے Through ہم نے پیسے دیئے ہیں، 2022ء کی ڈیٹیل بھی میں آپ کے لئے لے آیا تھا، اگر وہ آپ کو چاہیئے ہوگی تو وہ میں آپ کو Provide کر سکتا ہوں، شاید آپ کو مل بھی گئی ہوگی یا نہیں ملی ہو؟ تو میں آپ کو 2022ء کی یہ Detail provide کر دوں گا، یہ Through cross cheques اور یہ ابھی جو آخری ہے، یہ انہوں نے مورخہ 22 نومبر 2022ء کو Online ٹرانسفر کئے ہیں، 2021ء کی ڈیٹیل ادھر جائے گی، 2022ء کی یہ ہمارے پاس موجود ہے، وہ آپ کو ہم Update کر دیں گے۔ مزید بھی اگر آپ کو کوئی ضرورت ہوگی تو میں متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ آپ کو بٹھا کر موقع پہ آپ کو Satisfy کر دوں گا، اگر آپ پھر بھی Satisfy نہ ہوئے تو آپ دوبارہ کہہ کر ہم اس کو سٹینڈنگ کمیٹی میں بھی لے جائیں گے، ہر جگہ لے جائیں گے۔ میر کلام صاحب نے جو بات کی ہے، اس پہ جناب سی ایم صاحب نے کیبنٹ کی ایک

کمیٹی تشکیل دی ہے جس میں دو منسٹرز جناب شاہ محمد خان اور انور زیب خان یہ دونوں ہمارے وزیر صاحبان ہوم سیکرٹری کے ساتھ بیٹھ کر اس پہ ورکنگ کر رہے ہیں، ان کی Findings کو کیبنٹ میں پیش کریں گے، اس کے بعد کوئی Decision ہو گا۔

ایک رکن: جناب سپیکر، پوائنٹ آف آرڈر۔۔۔۔

جناب سپیکر: پوائنٹ آف آرڈر بعد میں دوں گا، یہ کوئسچنز ختم کر لیں، دیتا ہوں۔ Leave applications کر لیں۔ جی تیمور سلیم جھگڑا صاحب۔

وزیر خزانہ و صحت: سر، یہ تو Question Directly سے Related نہیں تھا لیکن ایشو بڑا ضروری ہے۔ انہوں نے یہ گلہ کیا کہ ٹرائبل ایریاز میں فنڈنگ نہیں ہے، ہم بار بار فیڈرل گورنمنٹ پہ تھوپ رہے ہیں کہ کب تک کریں گے؟ یہ فیڈرل گورنمنٹ پیسے نہیں دے رہی، ہم اور کیا کہیں؟ میں On the record یہ بات دوبارہ لانا چاہتا ہوں، ایک نئی انفارمیشن لانا چاہتا ہوں، میں کوشش کروں گا کہ اسی ہفتے فیڈرل فنانس منسٹر اور پلاننگ منسٹر دونوں سے ملاقات کروں (تالیاں) کیونکہ یہ مالی مسائل ہیں، Both ways اس پہ ہم نے Engage کرنا ہے، وہ کوئی ایشو نہیں ہے لیکن پچپن (55) ارب کا انہوں نے ڈیویلپمنٹ بجٹ فاٹا کے لئے رکھا تھا، کم ہے زیادہ ہے، وہ چھوڑیں، اپنے ایم این ایز کے SDGs کا بجٹ انہوں نے ساٹھ (60) ارب سے ستاسی (87) ارب تک بڑھا دیا ہے، اس کے لئے اس دن انہوں نے سولہ ارب ریلیز کئے ہیں، پورے ٹرائبل ایریاز کے ڈیویلپمنٹ بجٹ میں انہوں نے ساڑھے پانچ ارب کی ریلیز کی ہے، پانچ ارب پہلے کوارٹر میں اور پچاس کروڑ دوسرے کوارٹر میں، ایک بات، انہوں نے لمبا چوڑا خط بھیجا جس کے پیچھے ان کے تین چار ایم این ایز کے سائن تھے، ٹرائبل ایریاز کے سب نے ایک ہی خط لکھا تھا، Copy / paste کیا تھا جس میں لکھا تھا کہ ہمیں کچھ تحفظات ہیں کہ پیسے کیسے ریلیز ہوتے ہیں؟ اس کے بہانے انہوں نے ایک کمیٹی بنادی کہ ہم اپنے ایم این ایز کے Through پیسے ریلیز کریں گے، وہ بھی میں آپ کو لکھ کر دیتا ہوں کہ اس گورنمنٹ نے ٹرائبل ایریاز کو پیسے ریلیز نہیں کئے، آپ یہ کیوں نہیں جانتے کہ چالیس سال میں نواز شریف کی ایک ہی Priority ہے، وہ یہ ہے، اس کے اپنے حلقے پنجاب اگر آپ ہمارے ساتھ فیڈرل گورنمنٹ کو جانا چاہتے ہیں تو ہاتھ اٹھا کر Protest کرنا چاہیئے کہ وہ اس صوبے کے وہ پیسے جو انہوں نے اپنے بجٹ میں رکھے ہیں، کیوں نہیں ریلیز کرتے؟ کریں ورنہ حقیقت تو بتائیں گے کہ ہم نے پانچ ارب روپے ان سے لئے ہیں، آٹھ ارب روپے کی ہم نے

Development spending کی ہے، آپ پریشر نہ ڈالیں، آپ کی گورنمنٹ ہے، آپ کی ساری Allied Government ہے، میں تو آگے کورٹ بھی چلا جاؤں گا لیکن ان ایشوز کو Resolve کرنے کے لئے کورٹ میں سال لگتے ہیں، آپ کے پرانے گلے تھے، وہ اس کے بعد رہ نہیں سکتے کہ عمران خان نے کتنے پیسے دیئے تھے یا نہیں دیئے تھے؟ اس سے بہت زیادہ دیئے تھے، پیپلز پارٹی بھی ہے، نون لیگ بھی ہے، اے این پی بھی ہے، سارے ہیں، آپ کا بھی یہاں پہ گورنر ہے، گورنر کو کہہ دیں کہ وہ وہاں پہ جاکر یہ ریلیز کریں۔۔۔۔۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: ابھی تک تو آپ کا گورنر بیٹھا تھا۔

<u>وزیر خزانہ و صحت</u>: ہمارا بیٹھا ہوا تھا، وہ بھی بتا رہا تھا، وہاں پہ وہ خود Clarify کر دیں گے لیکن ابھی I am sorry گورنر کی ابھی Political affiliation فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ ہے، وہ وہاں پہ بات کر سکتا ہے، ہم بھی بات کریں گے لیکن یہ جو زیادتی ہوئی ہے، اس کی قیمت بار بار ادا کرنا پڑتی ہے، یہ پوائنٹ آیا، یہ پوائنٹ ہم بار بار اٹھائیں گے، وہاں اب آپ کی گورنمنٹ ہے، ہماری Responsibility نہیں بنتی، ان سے اس صوبے کا حق لینے کے لئے یہ Responsibility آپ کی بنتی ہے۔ بہت بہت شکریہ۔

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

15371 _ <u>جناب سراج الدین</u>: کیا وزیر کھیل و ثقافت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت نے ضم شدہ اضلاع میں سپورٹس کمپلیکس کی تعمیر کے لئے خطیر رقم کی منظوری دی ہے;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ منصوبے کے تحت کن کن ضم شدہ اضلاع کے کن کن مقامات پر سپورٹس کمپلیکسز تعمیر کئے جائیں گے، ہر منصوبے کا الگ الگ تخمینہ لاگت اور تکمیل کا دورانیہ کیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب محمد عاطف (وزیر کھیل و ثقافت)</u>: (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ حکومت نے سپورٹس کلچر، ٹورازم، آرکیالوجی، میوزیم اور یوتھ آفیئرز کے توسط سے ضم شدہ اضلاع میں سپورٹس کمپلیکسز کی تعمیر کے لئے 7365 ملین روپے کی منظوری دی ہے۔

(ب) مذکورہ منصوبے کے تحت ہر ضم شدہ اضلاع میں سپورٹس کمپلیکس تعمیر ہو گا، جس میں خیبر، کرم، باجوڑ، اورکزئی، جنوبی وزیرستان اور اس کے علاوہ سب ڈویژن پشاور، ڈی آئی خان، لکی اور سب ڈویژن ڈی آئی خان میں بھی مختلف کمپلیکسز اور گراؤنڈز پر کام جاری ہیں، جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

1	Upgrade: & Rehab of Bajaur Sports Complex, Khar Bajaur	279.842	282.341	22-Aug	Work in Progress (100% work done)
2.	Up gradation & Rehab of Capt. Roohullah Shaheed Sports Complex, Ghallanai, Mohmand	69.541	38.87	23-Jun	Work in Progress (45% work done)
3.	Up gradation & Rehab of Jamrud Sports Complex, Khyber	289.478	176.611	23-Jun	Work in Progress (30% work done)
4.	Up gradation & Rehab of Kalaya Sports Complex, Orakzai	335.305	87.393	23-Jun	Work in Progress (15% work done)
5.	Up gradation & Rehab of Wana Sports Complex, South Waziristan	176.759	13.95	23-Jun	Work in Progress (5% work done)
6.	Upgrade: & Rehab of Kotkai Football Ground, SW TD	52.772	36.05	23-Jun	Work in Progress (90% work done)
7.	Upgrade: & Rehab of Jinnah Civil Stadium, Parachinar, Kurram	145.752	108.88	23-Jun	Work in Progress (52% work done)
8.	Up gradation & Rehab of Mullaghori Sports Stadium, Khyber	84.96	66.68	23-Jun	Work in Progress (37% work done)
9.	Upgrading & Rehab of Parachina Sports Complex, Kurram	595.062	106.3	23-Jun	Work in Progress (18% work done)
10.	Up gradation of Kala Khel Sports Stadium, Khyber	69.774	45.563	23-Jun	Work in Progress (50% work done)
11.	Up gradation of Tirah Sports Stadium, Khyber	48.975	37.86	23-Jun	Work in Progress (78% done)
12.	Up gradation & Rehab of Younas Khan Sports Complex, North Waziristan	250.232	100	23-Jun	Work in Progress (35%)
13.	Establishment of Sports Complex at TSD Tank	389	33.165	24-Jun	Work in progress
14.	Rehab/Const of Sports Facilities in District Kurram	97.967	97.967	22-Jun	Completed
15.	Rehab/Const of Sports Facilities in District South Waziristan	230	139.398	23-Jun	Work in progress
16.	Rehab/Const of Sports Facilities in District Mohmand	110	78.069	23-Jun	Work in progress
17.	Rehab/Const of Sports Facilities in District North Waziristan	328	155.144	23-Jun	Work in progress
18.	Provision of sports Facilities at FR Tank	83.68	80.032	23-Jun	Work in progress
19.	Provision of Sports Facilities at FR Peshawar	52	41.59	23-Jun	Work in progress
	Total	**3689.099**	**34857.698**		

15586 _ جناب صلاح الدین: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع پشاور میں بی ایچ یوز اور دیگر صحت کے مراکز میں خواتین بیت الخلاء کا کوئی خاص انتظام موجود نہیں ہے:

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت کب تک خواتین کے لئے مخصوص جگہ اور صحت کے مراکز میں علیحدہ بیت الخلاء تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اب تک اس کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ و صحت): (الف) ضلع پشاور کے تمام بی ایچ یوز اور دیگر مراکز صحت میں خواتین کے لئے علیحدہ بیت الخلاء کے انتظامات موجود ہیں۔

(ب) جیسا کہ ضمیمہ (الف) میں درج ہے، (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: یہ چھٹی کی درخواستیں آئی ہیں: جناب ڈاکٹر امجد علی صاحب، آج کے لئے، جناب فضل الٰہی صاحب، چھ دن کے لئے، جناب ظفر اعظم صاحب، آج کے لئے، جناب شکیل احمد خان صاحب، آج کے لئے، سید احمد حسین شاہ صاحب، آج کے لئے، جناب ارشد ایوب خان صاحب، آج کے لئے، جناب اکبر ایوب خان صاحب، آج کے لئے، محترمہ ماریہ فاطمہ صاحبہ، آج کے لئے، جناب قلندر لودھی صاحب، آج کے لئے، نوابزادہ فرید صلاح الدین صاحب، آج کے لئے، جناب فضل شکور خان، آج کے لئے، جناب انور زیب خان، آج کے لئے، جناب ظہور شاکر صاحب، آج کے لئے، جناب فہیم احمد صاحب، آج کے لئے، جناب افتخار علی مشوانی صاحب، آج کے لئے، جناب فضل حکیم خان، آج کے لئے، محترمہ ساجدہ حنیف صاحبہ، آج کے لئے، مفتی عبیدالرحمان صاحب، آج کے لئے، جناب عارف احمد زئی صاحب، آج کے لئے اور جناب محب اللہ خان صاحب، آج کے لئے۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted.

تحریک استحقاق

Mr. Speaker: 'Privilege Motion': let me finish the Order of the Day. Ayesha Bibi, MPA, to please move her privilege motion No. 194, in the House.

ایک رکن: پوائنٹ آف آرڈر۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: دیتا ہوں، پوائنٹ آف آرڈر سب کو دیتا ہوں، (قطع کلامی) نہیں نہیں، یہ دو چیزیں کر لیں، بس دیتا ہوں، یہ پریویلج موشن ہے، کدھر ہے وہ؟ عائشہ بی بی، پریویلج موشن، پہلے Order of the Day پہ تو کام کرنے دیں تاکہ جن لوگوں کا بزنس ہے-----

محترمہ عائشہ بی بی: شکریہ جناب سپیکر-----

جناب سپیکر: مائیک میں، پلیز۔

محترمہ عائشہ بی بی: جناب سپیکر صاحب، میں گزشتہ ایک ماہ سے کسی عوامی اور فوری نوعیت کے سلسلے میں ڈسٹرکٹ مہمند کی ڈی ای او مسماۃ زبیدہ جو کہ اب ڈپٹی ڈی ای او ہے، رابطہ کرنے کی کوشش کر رہی تھی، دفتر بھی گئی لیکن ملاقات نہ ہو سکی، جب فون پر میں نے ان سے رابطہ کیا تو مصروفیت کا بہانہ بنا کر یہ کہا کہ مجھے واٹس ایپ پر میسج کیا کریں اور فون پر بات کرنے سے انکار کر دیا۔ گزشتہ روز جب میں نے اپنے سیکرٹری کو بھیجا تو نہایت سخت لہجے اور غیر مہذبانہ انداز میں گفتگو کر کے یہ کہا کہ میں کسی ایم پی اے کو نہیں مانتی، میں اپنا کام اپنے انداز میں کرتی ہوں۔ اس کی مسلسل بے اعتنائی اور غیر مہذب انداز میں گفتگو سے نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے، لہذا اس استحقاق کو استحقاق کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

Mr. Speaker: Who will respond? Taimur, ji, Babar Saleem Sahib.

جناب بابر سلیم سواتی (مشیر داخلہ): شکریہ جناب سپیکر، بالکل جی، اسے پریویلج کمیٹی کو بھیجتے ہیں، ایسی چیزیں بار بار برداشت نہیں کی جا سکتیں، (تالیاں) یہ ہاؤس اسی لئے ہے، لوگ ہمیں منتخب کر کے اسی لئے بھیجتے ہیں-----

جناب سپیکر: لیکن آپ کی پریویلج کمیٹی کے فیصلوں پر کوئی آفیسر عمل نہیں کرتا۔

مشیر داخلہ: سر، ان شاء اللہ وتعالیٰ اب عمل درآمد بھی کرائیں گے۔

جناب سپیکر: اس کا بھی آپ تدارک کریں۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر، یہ پریویلج کی رپورٹ ہاؤس میں پیش کریں، یہ ہاؤس ان کو ڈائریکٹ کرے تو پھر وہ مانیں گے۔

جناب سپیکر: دیکھیں، ویسے یہ خوشدل خان صاحب کی بات صحیح ہے، آپ پریویلج کمیٹی سے ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ ڈائریکٹ ہو جاتے جس پہ وہ اثر نہیں کرتے، آپ وہ رپورٹ ہاؤس میں لایا کریں، پھر ہاؤس ان کو ڈائریکٹ کرے تو پھر ہم دیکھیں گے کہ وہ کیسے نہیں مانتے۔

مشیر داخلہ: ٹھیک ہے، آئندہ ہم اس چیز کو Observe کریں گے کہ جو بھی ہو، وہ ہاؤس میں آئے، اس کے بعد کوئی فیصلہ ہو۔

جناب سپیکر: ہاؤس کے Through ہونا چاہیئے، یہ خوشدل خان صاحب نے صحیح نکتہ اٹھایا ہے۔

ایک رکن: جناب سپیکر صاحب، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: ایک منٹ، ٹھہر جائیں، دیتا ہوں، دو منٹ کے لئے ٹھہر جائیں، میں دیتا ہوں، ایک سیکنڈ، پہلے اس چیز کو تو ختم کرنے دیں جو زیر بحث ہے۔

Is it the desire of the House that the privilege motion No.194 may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The matter is referred to the concerned Committee.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا یونیورسٹیاں مجریہ 2022ء کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Item No. 8. Introduction of Khyber Pakhtunkhwa, Universities (Amendment) Bill, 2022, in the House. Who will introduce the Bill?

یونیورسٹیز بل کون Introduce کرے گا؟ وزراء صاحبان سے کوئی وزیر باتدبیر کر دیں۔ تاج خان، آپ نے Introduce کرنا ہے، تیمور خان، یہ بل Introduce کرا دیں۔

Mr. Taimur Saleem Khan (Minister for Finance): Please give me one minute, Universities (Amendment) Bill?

جناب سپیکر: جی جی۔

Minister for Finance: Mr. Speaker, I would like to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Universities (Amendment) Bill, 2022, in the House.

Mr. Speaker: The Bill stands introduced. 'Consideration Stage': Item No. 9.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: یہ بل جو خیبر پختونخوا بینک کا ہے-----

جناب سپیکر: ابھی پہلے ان کو پیش تو کرنے دیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں، میں پیش ہی نہیں کرنے دیتی، میرے پاس قانونی نکتہ ہے-----

جناب سپیکر: بولیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، اس بل کی اگر آپ کلاز 15 کو دیکھیں-----

Mr. Speaker: Clause 15?

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جی۔

جناب سپیکر: جی نگہت یاسمین اورکزئی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: اس میں کیا لکھا ہے؟ ذرا پڑھ کر آپ خود ہی سنادیں۔

جناب سپیکر: آپ پڑھیں ناں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں، آپ پڑھیں کیونکہ میں یہ چاہتی ہوں کہ آپ کے منہ سے یہ لفظ ادا ہو، No, I will not، میں ان کو یہ Allow نہیں کروں گی کہ یہ پیش کریں۔

جناب سپیکر: آپ کو کس چیز سے اختلاف ہے؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میں اعتراض کر رہی ہوں ناں-----

جناب سپیکر: بتائیں ناں؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میں یہ اعتراض کر رہی ہوں-----

جناب سپیکر: آرام اور تحمل سے اختلاف کریں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں، مجھے آج غصہ آیا ہے، میں آج مسلمان ہونے کا حق ادا کر رہی ہوں-----

جناب سپیکر: آپ کے غصے میں ہمیں بات سمجھ نہیں آتی، تحمل اور برداشت سے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میں آج مسلمان ہونے کا حق ادا کر رہی ہوں، یہاں پہ کسی نے مسلمانی کا حق ادا نہیں کیا، پوری ایک سو پینتالیس (145) کی اسمبلی میں آج نگہت اورکزئی اسلام کے لئے کھڑی ہے کیونکہ کلاز 15 آپ دیکھیں، انہوں نے Islamic word کو Delete کرنے کا کہا ہے-----

جناب سپیکر: مثلاً۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: مثلاً انہوں نے کہا ہے کہ Islamic word-----

جناب سپیکر: پڑھیں ناں، ذرا آرام سے بولیں تاکہ ہمیں سمجھ آجائے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں، مجھے غصہ آرہا ہے-----

جناب سپیکر: پتہ ہے، وہ اوپر نوٹ بھی کر رہے ہیں، پھر وہ آپ کا نوٹ نہیں ہوتا۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ٹھیک ہے-----

سردار اورنگزیب: یہ برداشت کرنے والی بات نہیں ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: یہ برداشت کرنے والی بات نہیں ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پیش کر کے پھر بے شک غصہ کرلیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں، غصہ ابھی کرتی ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پیش کریں تاکہ ہمیں سمجھ آجائے، پھر غصہ کریں بے شک۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کلاز 15 میں یہ کہتے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ Clause-15 (a) or (b) میں؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: Clause-15 (b) میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، نلوٹھا صاحب، بی بی کی مدد کریں ناں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میں پیش کر رہی ہوں، مجھے غصہ آرہا ہے، میرے ہاتھ کانپ رہے ہیں، خدا کی قسم میرے ہاتھ کانپ رہے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: چلو خوشدل خان نے آپ کی مدد کر دی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، یہ Clause-15 (b) میں کہہ رہے ہیں کہ:

The word “Islamic”, occurring after the word and coma “transact,” shall be deleted.

سر، میری نظر کمزور ہے، مجھے یہ بتائیں کہ اس میں آپ کا یہ Rule ہے، یہ لے جائیں، ذرا سپیکر صاحب کو دیں، یہ آپ کے Under rule 45، یہ Rule 84 کے تحت آپ دیکھیں، اپنا جو Rules of Business ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تو آپ مجھے بھیج دیں ناں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ہاں، یہ بھیج دیتی ہوں، سب سے پہلے اس کو Council of Islamic Ideology میں بھیجنا چاہیئے، یہ سود کاری کی طرف جارہے ہیں، انہوں نے Islamic کو Delete کرنے کا کہا ہے، یہ کیسا مسلمان بندہ ہے جس کو میں منسٹر آف فنانس کہتی ہوں، یہ کیسا مسلمان ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ سے جنگ اور اس کے رسول ﷺ سے جنگ کرنے جارہا ہے، جو کہتے ہیں، یہ کس پارٹی سے تعلق رکھتا ہے جس کا Moto ہے کہ ہم ریاست مدینہ بنائیں گے، (تالیاں) کیا ریاست مدینہ میں یہ تھا کہ جو سود ہے وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے جنگ نہیں ہے؟۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: چلو، ان کی بات سن لیتے ہیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میں یہ بل پیش نہیں ہونے دوں گی، میرے ساتھ لوگ ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پیش نہیں ہوا، اب ان کی بات سن لیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: وہ کیا بات کریں گے، جب یہاں پہ انہوں نے لکھا ہوا ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: سن تو لیں، منسٹر جواب تو دے گا۔ جی تیمور جھگڑا صاحب، بی بی نے بات کی ہے کہ یہ Islamic لفظ نکال رہے ہیں۔

وزیر خزانہ وصحت: جناب سپیکر صاحب، یہ آج ہم نے Internally discuss کیا، میں نے ان کو کہا کہ Original میں سے وہ امنڈمنٹ نکالیں، پہلے تو میں صرف یہ Clarify کرنا چاہتا ہوں، کیونکہ جب میں نے دیکھا تو مجھے بھی لگا کہ یہ غلط تاثر دے رہا ہے۔ نگہت بی بی، آپ سن لیں کیونکہ یہ Important issue ہے۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: سن تو لیں ناں۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

وزیر خزانہ وصحت: اس لئے تو میں کہہ رہا ہوں، میں تو اس پہ سیاست نہیں کر رہا، بابک صاحب، تھینک یو۔

جناب سپیکر: بات جب ہوگی تو آگے بڑھے گی۔

وزیر خزانہ وصحت: یہ تو ویسے ہی امنڈمنٹ ہے لیکن انہوں نے ابھی اٹھایا، اس کی Clarification دینا ضروری ہے، اگر ایسا ہوتا تو بالکل غلط ہوتا، امنڈمنٹ کو ہم Struck off کرتے ہیں، میں نے Already recommendation دے دی ہے کہ اس امنڈمنٹ کو ختم کر دیں، اس کی نیت یہ نہیں ہے کیونکہ یہ جو کہہ رہے ہیں، آپ دیکھ لیں، میں آپ کو Original amendment پڑھ کر دیتا ہوں، یہ کہتا ہے، Amendment of section 19 of the original Bill، خوشدل خان صاحب، پلیز سن لیں، کیونکہ میں یہاں پر اے این پی اور پیپلز پارٹی سے یہ Expect کرتا ہوں کہ یہ وہ دو پارٹیز ہیں جو کہ Actually ان چیزوں پر ایک Sensible prospective دیتی ہیں، میں بل کے

Original section 19 پہ جاتا ہوں جس میں یہ Amendment propose کر رہے ہیں، ٹھیک ہے، Original جو سیکشن 19 ہے، یہ میں نے آج پڑھی، Section 19 (1) وہ کہتی ہے:

"In addition to the role that may be assigned to it to function as principal banker / treasury to Government, the bank would carry on and transact, [Islamic Banking,] and investment business within the Province and subject to approval of the competent authority."

اچھا جی، اب نگہت بی بی سن لیں۔

(شور)

جناب سپیکر: نگہت بی بی، پلیز اپنے ٹائم پہ بولیں، آپ کو میں موقع دوں گا، آپ کی بات کسی کو سمجھ نہیں آ رہی، ٹھہر جائیں، آپ سارے بیٹھ جائیں، ان کو آدھا گھنٹہ بولنے دیں، اس کے بعد ہم لیجسلیشن کرتے ہیں، آپ بولیں۔ تیمور، آپ بیٹھ جائیں کہ یہ اپنا غصہ نکال لیں لیکن پھر آپ نہیں بولیں گی جب وہ شروع کرے گا۔ آپ بولیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تھوڑی سی چپ ہو جائیں، ان کی بات سن لیں، یہ قانون دان ہیں، انہوں نے بھی بات کرنی ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ہاں بالکل۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جو بات سامنے آئے گی تو پھر کرتے ہیں، پہلے ان کو Explanation ختم کرنے دیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: Okay. ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: خوشدل خان، آپ بولیں گے جی؟

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سر، اگر آپ مجھے موقع دیں تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں آپ کو ایک سیکنڈ میں موقع دیتا ہوں۔

وزیر خزانہ و صحت: ان کو موقع دیں۔

جناب سپیکر: پہلے یہ بولیں۔

وزیر خزانہ و صحت: بابک صاحب کہتے ہیں تو ضرور دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی خوشدل خان صاحب۔

Mr. Khushdil Khan Advocate: Thank you, Mr. Speaker. I would like to draw the attention of the entire House and your honour to

Article 229 of the Constitution. This is a part 9, Islamic provisions. Majlis-e-Shoora Parliament, etc, to Islamic Council-----

جناب سپیکر: پہلے خوشدل خان صاحب اس پر بات کرلیں، پھر کرتے ہیں، جی خوشدل خان صاحب، آپ آرٹیکل 229 پڑھ رہے ہیں۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: اؤ جی، آرٹیکل 229۔

229. The President or the Governor of a Province may, or if two-fifths of its total membership so requires, a House or a Provincial Assembly shall, refer to the Islamic Council for advice any question as to whether a proposed law is or is not repugnant to the Injunctions of Islam."

اس میں یہ Provision ہے کہ اگر Clarity نہ ہو، اس میں Ambiguity ہو تو پھر پریزیڈنٹ اور گورنر کے پاس اختیار ہے، وہ بھیج سکتے ہیں اور اگر نہ ہو تو ہاؤس کی Two-fifths of members اس کو ریفر کر سکتے ہیں۔ اب یہاں پر ایک معاملہ آگیا کہ اس میں Ambiguity ہے، Clarity نہیں ہے، یہاں پر جو امنڈمنٹ لا رہے ہیں کہ اس میں وہ کہتے ہیں کہ Word of "Islamic" shall be deleted، تو اب یہ کوئسچن آگیا، شک پڑ گیا کہ آیا یہ اسلام کے-----

جناب سپیکر: خوشدل خان، اس کے اندر جو امنڈمنٹ لے آئے ہیں، تیمور جھگڑا صاحب نے، ذرا پڑھ لیں، پھر اس کے بعد دوبارہ آپ Comments دیں۔

(شور)

جناب سپیکر: ایک منٹ، ذرا ان کو سن لیں، پھر دوبارہ میں آپ کو موقع دیتا ہوں، تیمور صاحب چونکہ یہ امنڈمنٹ لے آئیں ہیں، اس بات کو انہوں نے کچھ ٹھیک کرنے کی کوشش کی ہے، اس کے بعد آپ اپنا موقف دے دیں، نہیں تو ہمیں کوئی مشکل نہیں ہے، Islamic Ideology Council کو بھیجنا۔

وزیر خزانہ و صحت: دیکھیں، اگر غلطی ہوتی ہے تو غلطی کو ٹھیک کرنا چاہیئے، ہمارے پاس دو Options ہیں، یہاں پر ہم سارے ہاؤس کی سنیں گے، پہلی چیز تو یہ ہے کہ میں بل کی جو Original clause پڑھ رہا تھا جو Intent تھا، وہ Intent یہ نہیں تھا، اگر آپ وہاں سے لفظ Islamic ہٹا دیں، وہ صرف اس لئے تھا کیونکہ بینک Conventional اور Islamic banking دونوں کرتا ہے، لفظ Islamic ہٹانے سے Islamic banking بینک آف خیبر کر سکتا ہے، ہم نے جو ان کو ڈائریکشنز دی ہیں کہ زیادہ سے زیادہ Focus Islamic banking پہ ہو، پہلی بات تو یہ ہے، خیر اس کے علاوہ جو بات ہوئی ہے، ایسے

ہی آگے آنے کی یہاں پہ ہمیں Responsibly جو ہے وہ Act کرنا چاہیئے، جیسے کہ آپ نے دیکھا، میں نے آپ کو اس لئے Verbal amendment دی کیونکہ میرے خیال میں اس امنڈمنٹ کا تاثر ٹھیک نہیں جاتا تھا، میں نے کہا تھا کہ ہم ایسے اس کو پاس نہیں کریں گے، ہمارے پاس دو Options ہوں گے، میں دونوں کے ساتھ خوش ہوں، یا تو ہم جو Original clause ہے اس کو ویسے ہی Stand کر لیں گے یا پھر ہم اس میں Islamic and conventional دونوں لکھ دیتے ہیں، دونوں میں ہی کوئی قباحت نہیں ہے۔ میرے خیال میں اگر ہاؤس کہے گا کہ Original clause کو Stand کرنے دیں تو اس کو Stand کر دیتے ہیں، ہم اس امنڈمنٹ کو Reject کرتے ہیں، بات ختم۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

<u>Mr. Speaker:</u> First, let him finish then I will give you time.

تیمور، آپ نے ختم کر لیا۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> جناب سپیکر، میری امنڈمنٹ؟

<u>وزیر خزانہ و صحت:</u> نہیں، ابھی ایک سیکنڈ، نگہت، آپ کی امنڈمنٹ آئے گی لیکن ابھی میں کہتا ہوں جناب سپیکر صاحب، میں ابھی سے Assure کراتا ہوں کہ اس امنڈمنٹ پہ ہم Original text کے ساتھ Stick کریں گے تاکہ یہ Controversy ختم ہو۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی خوشدل خان صاحب، انہوں نے اس میں کہا ہے کہ The word۔۔۔۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ:</u> سر، اس میں جو Constitution کی Provision ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> اس میں Islamic and conventional کو add کیا ہے۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ:</u> جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> انہوں نے جو Word add کیا ہے، Islamic and conventional جو کرنا تھا، Islamic تو انہوں نے Add کیا ہے۔

(شور)

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ:</u> سر، اس آرٹیکل میں بہت واضح لکھا گیا ہے کہ جہاں پہ Ambiguity آ جائے، شک آ جائے، کیونکہ یہاں اسلام کی بات ہوتی ہے، جو شک آ جائے تو آپ اس Matter کو ریفر کریں۔ اگر وہاں سے آرٹیکل 230 کے تحت جو رپورٹ آ جائے تو پھر آپ کے Rule 199 میں لکھا گیا ہے

کہ آپ کی اسمبلی کا جو اپنا پروسیجر ہے، Rules ہیں، اس Rule 199 میں لکھا گیا ہے، اب یہاں Ambiguity پیدا ہو گئی ہے-----

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میری یہاں پر امنڈمنٹ ہے وہ لے لیں، میری امنڈمنٹ ہے، میں امنڈمنٹ لے کر آئی ہوں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، آپ کی امنڈمنٹ پر Consideration کے وقت بات ہو گی۔

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت بینک آف خیبر مجریہ 2022ء کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Minister for Finance, to please move that the Bank of Khyber (Amendment) Bill, 2022 may be taken into consideration at once.

Mr. Taimur Saleem Khan (Minister for Finance): Mr. Speaker, I would like to request that the Bank of Khyber (Amendment) Bill, 2022 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Bank of Khyber (Amendment) Bill, 2022 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 1 of the Bill: Since, no amendment has been proposed by any honourable Member in clause 1 of the Bill, therefore, the question before the House is that clause 1 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 1 stands part of the Bill. First amendment in Clause 2: Nighat Yasmeen Orakzai Sahiba, to please move her amendment in clause 2 of the Bill.

Ms. Nighat Yasmeen Orakzai: Thank you, Janab Speaker. I, Nighat Yasmeen Orakzai, MPA, to move that in clause 7, after paragraph (b), the following new paragraph (c) may be inserted and the rest of the paragraphs may be renumbered accordingly:-

''(c). One female Member of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa to be nominated by the Speaker of the Assembly;"

جناب سپیکر: نگہت بی بی، آپ کلاز 2 میں امنڈمنٹ کر رہی ہیں؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ہاں، میں سات پہ چلی گئی ہوں۔

جناب سپیکر: First amendment in clause 2، ٹھیک ہے، خیر ہے کوئی بات نہیں، آپ محنت بھی تو کرتی ہیں۔

Ms. Nighat Yasmeen Orakzai: I, Nighat Yasmeen Orakzai, MPA, to move that in clause 2, in paragraph (d), in clause (l), for the words "three fourth", the words "two third" may be substituted.

جناب سپیکر: اس میں دو تہائی ہونا چاہیئے نہ کہ تین چوتھائی کیونکہ ہر جگہ اور ہر پارلیمان میں خاص کر دو تہائی ضروری فیصلوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ Okay. Ji, Minister Sahib, agree or disagree?

وزیر خزانہ و صحت: سر، ویسے میں نے Accept نہیں کرنا تھی لیکن آج نگہت بی بی کے ساتھ تھوڑا سا سلسلہ چلانا ہے، میرے خیال میں اتنی بڑی بات نہیں ہے، یہ Two third accept کر لیتے ہیں، باقی ان کی کافی امنڈمنٹس Accept نہیں ہوں گی، ہم نے ایک ایک کو دیکھنا ہے، But as a special case یہ Accept کرتے ہیں۔

Mr. Speaker: Okay. The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Amendment stands part of the Bill. Second Amendment in Clause 2 of the Bill: Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please move his amendment in clause 2 of the Bill.

جناب احمد کنڈی: سر، امنڈمنٹ سے پہلے میری گزارش یہ ہے کہ ہم کئی دفعہ یہ گوش گزار کر چکے ہیں، خاص کر جب بل آتا ہے تو Statement of objects and reasons جو ہے وہ بل کے ساتھ بڑی Important ہوتی ہے، ہماری تیمور جھگڑا صاحب سے یہ Expectation ہوتی ہے کہ یہ ان چیزوں کو بہتر کرنے کی کوشش کریں گے لیکن جس طریقے سے یہ دی گئی ہے جو کہ One liner ہے جس کا کوئی Purpose نہیں لکھا ہوا ہے، بھائی، اس کا کیا مطلب ہے، کیا وجوہات ہیں یا اس کے کیا مقاصد ہیں؟ میری گزارش یہی ہوگی، آپ کو ہمیشہ ہم گزارش کرتے رہتے ہیں، ان چیزوں کو ذرا سا Qualitative کریں اور یہ تو ان کا Subject بھی ہے، ان چیزوں کو سمجھتے ہیں لیکن اس کے باوجود بھی Lack of interest ہے۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب، کنڈی صاحب کہتے ہیں کہ اس امنڈمنٹ کو Explain کریں۔

جناب احمد کنڈی: سر، آپ دیکھ لیں، اس Statement of objects and reasons کو خود دیکھ لیں۔

جناب سپیکر: چلیں، پہلے آپ بات کر لیں پھر اس کو موقع دیتے ہیں، کنڈی صاحب کو، پہلے آپ بات کر لیں۔

وزیر خزانہ و صحت: سر، امنڈمنٹ تو انہوں نے Move نہیں کی لیکن اگر میرے خیال میں ان کی General criticism ہو تو ٹھیک ہے، اگر یہ کہہ رہے ہیں کہ Statement of purpose of any Amendment Bill clear ہونی چاہیئے، بہت سی لیجسلیشن جلدی میں ہوتی ہے، یہ جلدی میں نہیں ہوئی، اس کا جو Objective ہے وہ یہ ہے کہ وہ چھوٹی Lacuna ہٹانا اور بینک کی Decision making زیادہ Corporate کرنا، گورنمنٹ کو بھی زیادہ اختیار دینا جو بورڈ میں چھوٹے موٹے ایشوز ہیں، جو بورڈ کی Functioning کو بہتر کر سکتے ہیں، اس کو بھی بہتر کرنا اور بینک میں جو کام ہو رہا ہے، Overall اس کو ایک بہتر لیگل فریم ورک دینا، اس لحاظ سے چھوٹی چھوٹی وہ امنڈمنٹس ہیں، کوئی بڑی تبدیلی نہیں ہے جو Cumulatively over time وہ بڑھ جاتی ہے، یہ Already جو مجھے Feedback ملا ہے اس پر خوشی ہوتی ہے، حالانکہ اس بینک میں مسئلے ہیں کہ یہ جو چاروں صوبوں میں پبلک سیکٹر بینک ہیں، یہ ان میں سے Best run bank ہے، میں نے ریکویسٹ کی تھی کہ ہمیں Legislative changes چاہئیں کہ بورڈ زیادہ تگڑا ہو، گورنمنٹ کا بورڈ پہ زیادہ کنٹرول ہو لیکن بورڈ اور مینجمنٹ اپنا Role خود سے Play کریں، اس Spirit میں ہم جائیں، اس Spirit میں یہ امنڈمنٹس کی گئی ہیں۔

جناب سپیکر: جی کنڈی صاحب۔

وزیر خزانہ و صحت: سر، میری جو ایک امنڈمنٹ ہے، میں نے سارا بل دیکھا ہے، میں ایک ایک کو Explain کروں گا کہ وہ کیوں امنڈمنٹس Stand کرتی ہیں۔

جناب احمد کنڈی: جی سر، بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں، اگر یہ ڈیٹیل میں دے دیتے تو شاید ہم بہت ساری امنڈمنٹس نہ لاتے، ہمیں پتہ چل جاتا کہ اس کی روح کیا ہے، اس کا Spirit کیا ہے؟

I beg to move that in clause 2, in paragraph (d), in the proposed clause (1), the words "or through proxy" may be deleted.

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر خزانہ وصحت: اس کو جو ہم نے Add کیا، اس Basis پہ کنڈی صاحب کو ریکویسٹ کروں گا کہ ہم یہ Reject کریں گے کہ Banking sector میں اور جو ہمارا Corporate governance unit ہے وہ کہتا ہے کہ Typically proxy votes بورڈز میں Allow ہوتے ہیں، ان بورڈز کی جو ممبر شپ ہوتی ہے، ان کا Criteria بہت High ہوتا ہے، جو پرائیویٹ کے ممبرز لگتے ہیں، ان کو سٹیٹ بینک سے Approve کرنا پڑتا ہے، ممبرز کی کوالٹی اتنی اچھی ہوتی ہے، اس میں Filter اتنا اچھا ہوتا ہے، جب مجھے یہ کہا گیا کیونکہ پہلے میں نے کنڈی صاحب کا سوال اپنی ٹیم کے سامنے رکھا کہ Typically میرے خیال میں کوئی Proxy نہیں ہونی چاہیئے لیکن جب ہم نے Verify کیا کہ انڈسٹری سٹینڈرڈ ہے کہ Proxy vote allowed ہے، میرا خیال ہے کہ ہم اس کو Follow کریں۔

جناب سپیکر: جی کنڈی صاحب۔

جناب احمد کنڈی: ٹھیک ہے سر۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the original clause 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The original clause 2 stands part of the Bill. The amended clause 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The amended clause 2 stands part of the Bill. Order in the House, please. Clause 3 and 4 of the Bill: Since, no amendment has been proposed by any honorable Member in clause 3 and 4 of the Bill, therefore, the question before the House is that clause 3 and 4 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Clause 3 and 4 stand part of the Bill. Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please move his amendment in clause 5 of the Bill.

جناب احمد کنڈی: ویسے لیجسلیشن اتنی جلدی میں نہیں ہونی چاہیئے، یہ سٹینڈنگ کمیٹی میں جائے، بڑی Important legislation ہے، ٹھیک ہے ہم اپنا Legal point of view دے رہے ہیں کیونکہ اسی طریقے سے ہی ایک Qualitative چیز آتی ہے لیکن میرے خیال میں بڑا Important subject ہے، اگر فنانس منسٹر ہمیں سٹینڈنگ کمیٹی میں اس پہ ڈیٹیل دے دیتے تو زیادہ بہتر ہوتا، بہر حال جو میری اپنی Understanding ہے کلاز 5 میں، وہ یہ ہے کہ:

I beg to move that in clause 5, in the proposed new sub-section (8), after the word "Bank", the words "but shall not hold less than fifty one percent shares of the total shares issued." may be added.

اس میں جو اپنی Understanding ہے، اس سے پہلے کہ یہ تفصیل بیان کریں جو اس کا Original text ہے، اس پہ بھی انہوں نے شروع میں بیان کیا، جب بینک بن رہا تھا اور جو Forms of the bank تھے، جس وقت یہ 1991 میں بن رہا تھا، میرے خیال میں That was not only business or only commercial purpose، اس کا Purpose جو تھا، جو Objectives تھے، Socio economic sector بھی تھا، میری اپنی ذاتی اس پہ Understanding ہے، اس پہ میں بڑا Stress کروں گا، جو گورنمنٹ کو Fifty one percent shares لازمی رکھنے چاہئیں اس میں Otherwise شاید ہم اس پہ Ownership loose کر جائیں، ٹھیک ہے ہم Major share holders ہوں گے لیکن We will not be the owner، جھگڑا صاحب اس پہ تفصیلی بات کریں گے، اس پہ پھر مزید میں شاید کوئی اپنا Input دوں۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: جی جھگڑا صاحب۔

وزیر خزانہ و صحت: اچھا جی، دو تین باتیں، سٹینڈنگ کمیٹی میں بھی جانے کا کوئی ایشو نہیں تھا، یہ بل کافی وقت سے پڑا تھا، میرے خیال میں ہمیں اپنے پراسیسز بہتر کرنے ہیں لیکن ابھی میرے خیال میں یہ بینک کی ضرورت ہے کہ ہم Actually یہ امنڈمنٹس پاس کریں اور کوئی بھی بل اگر Actually مہینوں سے یہاں پہ پڑا رہا، اگر یہ جاتا سٹینڈنگ کمیٹی میں تو یہ سارے ایشوز وہاں پہ Explain کر دیتے، اچھا Major اور Majority share ایک ہی چیز ہے، جب گورنمنٹ Basically fifty one percent holder ہوگا تو In that case it means کہ گورنمنٹ کے پاس پچاس فیصد سے زیادہ شیئرز ہوں گے، In fact اگر مجھے Original text یاد ہے تو اس میں لکھا ہوا تھا کہ گورنمنٹ کے پاس اکاون (51)

فیصد سے زیادہ Share holding ہو ہی نہیں، جبکہ گورنمنٹ کے پاس ستر (70) فیصد ہے، یہ امنڈمنٹ اس لئے کی ہے کہ وہ ستر (70) فیصد Share holding بھی Legalize ہو، The reason, I would request کہ یہ لائیں اور Majority کا مطلب ہوتا ہے Technically majority آپ کے پاس اکاون (51) فیصد میں آتی ہے، ٹھیک ہے اکاون (51) فیصد بھی Majority ہے، وہ Wording بہتر ہے، میری ریکویسٹ ہے، In this case وہ رکھ لیں اکاون (51) فیصد پہ اور 51 فیصد دونوں پہ گورنمنٹ کو Equal right ہوتا ہے، Actually گورنمنٹ کے پاس ستر (70) فیصد Share holding ہے اور گورنمنٹ کا کوئی Intent نہیں ہے کہ یہ Share holding کم کی جائے، میں کنڈی صاحب سے سو نہیں دو سو فیصد Agree کرتا ہوں کہ یہ گورنمنٹ کی ایک Strategic holding ہے، جس طریقے سے گورنمنٹ اس کو چلانا چاہتی ہے، آج وہ مختلف ہو سکتی ہے، Future میں مختلف ہو سکتی ہے لیکن ہمارے صوبے کو ایک گورنمنٹ بینک کی ضرورت ہے، بینک آف خیبر گورنمنٹ کا بینک ہے اور گورنمنٹ کا بینک ہی رہے گا۔

<u>جناب احمد کنڈی</u>: سر، میں جھگڑا صاحب کا مشکور ہوں جنہوں نے اتفاق کیا کہ بھائی ان الفاظ میں کوئی فرق نہیں ہے، اگر نہیں ہے تو پھر میری امنڈمنٹ اگر یہ کہہ رہے ہیں کہ اکاون (51) فیصد میں کوئی فرق نہیں ہے اور Major shares holder میں، I request him کہ بھائی اس امنڈمنٹ کو آپ ڈال دیں، مجھے خوشی ہوگی کیونکہ ستر (70) سے آپ اکاون (51) پہ آرہے ہیں، انیس (19) فیصد آپ مارکیٹ میں Float کر رہے ہیں، Transaction ہو رہی ہے، اچھی ہو جائے گی، ذرا آسانی سے ہو جائے گی، انیس (19) فیصد شیئر آپ دے دیں، باقی مارکیٹ میں Float کر دیں، میرے خیال میں Fifty one percent will be fine and I will be really highly regarded، اگر یہ اس طرح کر لیں، اگر یہ سمجھتے ہیں کہ فرق نہیں ہے۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی منسٹر صاحب۔

<u>جناب احمد کنڈی</u>: یہ میری ریکویسٹ ہے۔

<u>وزیر خزانہ وصحت</u>: کنڈی صاحب ریکویسٹ کر رہے ہیں کہ اکاون (51) فیصد کر دیں، میں یہ بتاتا ہوں کہ اکاون (51) فیصد ہو یا Major ہو، وہ پھر گورنمنٹ کی Minimum shares holding ہوتی ہے، جیسے میں نے کہا کہ نہ ہمارا فی الحال کوئی شیئرز بیچنے کا ارادہ ہے، Near future میں ہونا چاہیئے کیونکہ

بینک کی Valuation بڑھنے میں کافی ٹائم لگے گا، چلیں یہ بات بھی مان لیتے ہیں، اکاون (51) فیصد کر لیں، ان کی امنڈمنٹ کو مان لیں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honorable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment stands part of the Bill. The question before the House is that the amendment in clause 5 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the amendment in clause 5 stands part of the Bill. Ahmad Kundi Sahib, to please move his amendment in clause 6, first amendment in clause 6.

Mr. Ahmad Kundi: I beg to move that clause 6 may be deleted.

جناب سپیکر: منسٹر صاحب، بابک صاحب کی بھی یہی ہے، جی بابک صاحب، آپ بھی لے آئیں، آپ اور کنڈی صاحب کی ایک ہی ہے۔

Mr. Sardar Hussain: Thank you, Mr. Speaker. I beg to move that clause 6 may be deleted and the rest of the clauses may be re-numbered accordingly.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر، میری بھی ہے۔

جناب سپیکر: آپ کی بھی ہے، کدھر ہے؟ آپ کی تو نہیں ہے، میرے پاس نگہت بی بی کا نام نہیں ہے، جوائنٹ تو دونوں کے نام پر ہونی چاہیئے۔ جی نگہت بی بی۔

Ms. Nighat Yasmeen Orakzai: I, Nighat Yasmeen Orakzai, to move that clause 6 may be deleted and the rest of the clauses may be re-numbered accordingly.

سر، اس میں تھوڑا سا اس کا Background بتانا چاہتی ہوں، وہ یہ ہے کہ اس امنڈمنٹ کو Delete اس لئے کروانا چاہتے ہیں کہ یہ بینک کو نجکاری پر دینے کی سوچ رہے ہیں، مجھے سمجھ نہیں آتی کہ یہ خیبر پختونخوا کے عوام کا بینک ہے، عوامی مفادات میں کام کرتا ہے، نجکاری نظام میں سب سے پہلے مالک اپنا فائدہ سوچتا ہے اور بعد میں عوام کا فائدہ سوچتا ہے، بینک کو نجکاری میں دینے کی کیا ضرورت ہے، کیا ایسی آن پڑی ہے؟ کیونکہ یہ اے این پی اور پیپلز پارٹی کے زمانے میں ایک انڈسٹری کا درجہ رکھتا تھا کیونکہ بینک خسارے

میں ہے اور حکومت کی طرف سے کوئی مجھے یہ بتائے کہ کیا بینک خسارے میں ہے یا حکومت کو بینک کی طرف سے کوئی اور مسئلہ ہے، تحریک انصاف حکومت نے لوگوں کو روزگار دینے کی بات کی ہے، نجکاری نظام میں سب سے پہلے لوگوں کو نوکریوں سے نکالا جاتا ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ منافع کمایا جاسکے، آج یہ خیبر پختونخوا کے عوام جاننا چاہتے ہیں کہ کس فرد کے فائدے اور مفادات کے لئے یہ نجکاری کا بل لے کر آئے ہیں؟ آج ہم تعداد میں تھوڑے ہی سہی لیکن اس بینک کی نجکاری کے بل کو پاس کرنے سے روکنے کے لئے ڈٹ کر مقابلہ کریں گے، مسٹر جھگڑا صاحب، یہ تاریخ کا ایک حصہ بنے گا۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر خزانہ وصحت: جناب سپیکر صاحب، مجھے یہ بتادیں، یہاں پہ میں سوال کرتا ہوں کہ جب اس سے پہلے آپ نے یہ مان لیا کہ Majority shares holding گورنمنٹ کی ہوگی اور پھر میں نے یہ بھی مان لیا کہ وہ (Majority fifty point one (50.1 نہیں اکاون (51) فیصد سے شروع ہوگی، یعنی اعشاریہ نو فیصد شیئر گورنمنٹ کا میں نے زیادہ مان لیا، یہ نجکاری کہاں سے آگئی ہے، ان کو کس نے Text دیا تھا لیکن اس کا جواب مجھے یہ آج بتادیں کہ جب Majority shares holding گورنمنٹ کی ہوگی تو نجکاری کا سوال کہاں سے آگیا؟ شاید کنڈی صاحب نگہت بی بی کو سمجھا سکتے ہیں کہ میری بات میں وزن ہے یا نہیں ہے؟

جناب سپیکر: جی بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: شکریہ جناب سپیکر صاحب، شکر ہے آج تیمور جھگڑا صاحب تشریف لائے ہیں اور یہ جب بھی آتے ہیں، انتہائی غیر محسوس انداز سے I am very sorry to say کہ کوشش اس کی ضرور ہوتی ہے، خیبر بینک آپ کو پتہ ہے کہ Last حکومت میں بھی پی ٹی آئی کے حملے ہوتے رہے اور یہاں پہ ہمارے وزیر خزانہ صاحب جماعت اسلامی کے ہوتے تھے، ہم سارے سپورٹ کرتے تھے، خیبر بینک کو جب ہم دیکھتے ہیں تو ہم ایم ڈی کی اپوائنٹمنٹ سے لے کر یہ بتا بھی سکتے ہیں لیکن ایسا نہیں ہونا چاہیئے، Last year کا ہم Profit کو جب دیکھتے ہیں تو تیمور جھگڑا صاحب اس چیز سے انکار نہیں کر سکتے کہ خیبر بینک پختونخوا کا نیشنل بینک ہے۔ دوسری بڑی بات یہ کہ خیبر بینک پختونخوا کی آمدن کا بہت بڑا ذریعہ ہے، اب بالکل جس طرح وہ فرمارہے ہیں لیکن مینجمنٹ پرائیویٹ شیئر ہولڈر کے لئے راہ ہموار کرنا، باقی تو وہ بھی سمجھتے ہیں، ہم بھی سمجھتے ہیں لیکن راہ ہموار کرنا نہیں ہونا چاہیئے۔ جھگڑا صاحب، یہ ہمارا بینک ہے، ہم بہت

ساری چیزوں کو سمجھتے ہیں، ہماری کوشش یہی رہتی ہے کہ ان سارے مسائل پہ ہم اتفاق کا مظاہرہ کریں، لہذا ہماری یہی ریکویسٹ ہوگی، جس طرح احمد کنڈی نے بتایا کہ اس طرح کی جو اہم لیجسلیشن ہے، پختونخوا کی Assets سے Related ہے، بہت ہی دانشمندی والی بات ہوگی کہ اس کو اگر ہم سٹینڈنگ کمیٹی میں لے جائیں یا سلیکٹ کمیٹی بنائیں یا سپیشل کمیٹی بنائیں، میں ریکویسٹ کرتا ہوں، ظاہر ہے انہوں نے اظہار کیا ہے کہ وہ بینک کی بہتری کے لئے کرنا چاہتے ہیں، Collective wisdom آجائے گی، وہاں پہ خیبر بینک ہمیں بریف کرلے گا، ہم کوئسچنز کرلیں گے وہ ہمیں جواب دے دیں گے، وہ ہمیں مطمئن کریں گے، میں الزام نہیں لگانا چاہتا ہوں، میں نام بھی نہیں لینا چاہتا ہوں کہ وہ پرائیویٹ شیئر ہولڈرز کون ہیں کہ اس طرف سے مخصوص انداز میں، غیر مخصوص انداز میں ان کو Oblige کرنا اچھا نہیں لگے گا، میں نام نہیں لینا چاہتا، ظاہر ہے انہوں نے ہمارے صوبے میں Investment کی ہے، ہم Encourage کرنا چاہتے ہیں، ہم مزید لوگوں کو راستہ دینا چاہتے ہیں لیکن یہ کہ اپنے Assets یعنی اپنی عددی اکثریت سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش نہ کریں اور پرائیویٹ سسٹم کو Oblige کریں، اس کے پیچھے بھی بڑے ادب کے ساتھ جو عزائم ہیں، ہم سب کو وہ عزائم ناکام بنانے چاہئیں، لہذا میں یہی ریکویسٹ کرتا ہوں، اگر ان کو بری نہ لگے تو Collective wisdom سے اگر ہم لیجسلیشن لائیں گے تو ہم سمجھتے ہیں کہ یہ خیبر پختونخوا کے لئے بہتر ہوگا۔

<u>Mr. Speaker</u>: Okay, ji.

<u>وزیر خزانہ وصحت</u>: جناب سپیکر، ان کی ضرورت بھی نہیں کیونکہ جو ان کا اپنا ایکٹ تھا وہ تو کہتا تھا کہ اکاون (51) فیصد سے زیادہ شیئرز حکومت Hold ہی نہیں کرسکتی، میں نے ایک سوال کیا ہے، اس کا جواب نہیں ملا کہ جب ہم اکاون (51) فیصد شیئرز رکھ رہے ہیں تو ہم نجکاری کی طرف کیسے جارہے ہیں؟ میں کیوں یہ سوال کر رہا ہوں کیونکہ Non-seriousness یہاں سے نہیں ملتا، اچھا باقی We are open to any suggestion جو کہ مناسب ہے، آپ کہتے ہیں کہ Outsourcing کا فی الحال نہ ڈالیں، میں نے جب ڈیبیٹ کی، میں نے ڈیبیٹ وہاں پہ یہ ہی کی کہ اس کا دونوں طریقوں سے کوئی فرق نہیں پڑتا، بابک صاحب کے ٹائم میں معذرت کے ساتھ کیونکہ اے این پی دور میں بھی ایک منفرد طریقہ ہوتا تھا صوبہ چلانے کا، بینک کا وہ درجہ نہیں تھا جو آج ہے لیکن میرے خیال میں ان کی بات میں وزن ہے، ٹھیک ہے کیونکہ امنڈمنٹ ہو یا امنڈمنٹ نہ ہو، بورڈ پر Majority گورنمنٹ کی ہوگی، بلکہ آج ہم ایک گورنمنٹ کی Seat زیادہ کر رہے ہیں تاکہ وہ Share holding کی مناسبت سے ہو، I wish کہ سب لوگ جو

Actual legislation پڑھتے ہیں، پہلی چیز، دوسری چیز جب بورڈ کا Mix change نہیں ہوتا، جب ہماری Hiring کارپوریٹ سیکٹر پہ ہوتی ہے تو پھر میرے خیال میں In a way یہ امنڈمنٹ بھی بے معنی ہو جاتی ہے کیونکہ بورڈ میں Investors اور پبلک سیکٹر دونوں کی Proportional representation ہے اور اگر بینک کارپوریٹ طریقے میں Hiring کر رہا ہے-----

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ:</u> جناب سپیکر صاحب۔

<u>وزیر خزانہ وصحت:</u> خوشدل خان صاحب، آپ بات سن لیں، بات سن لیں، وہ اتنی سیریس ہے، یہ بینک چل سکتا ہے، جیسے چل رہا ہے، Without this clause میں Agree کرتا ہوں، ان تینوں امنڈمنٹس میں آپ نے جو Accept کرنی ہیں، یہ کر سکتے ہیں، یہ آپ کو Spirit دکھاتا ہے کہ ہم ایک ایک چیز کے بارے میں سوچتے ہیں، جہاں ایک ایسی چیز جو کہ آج لیجسلیشن کی Spirit کو Hurt نہیں کرے گی، کارپوریٹ گورننس کو Hurt نہیں کرے گی تو کوئی ایشو نہیں ہے، یہاں پہ میرے خیال میں Actually outsourcing کی ضرورت نہیں پڑتی کیونکہ بینک کی مینجمنٹ کا ڈھانچہ ان امنڈمنٹس کے ساتھ اور بھی بہتر ہو جائے گا، پہلے سے بڑا اچھا ہو جائے گا۔ میں یہ امنڈمنٹ Accept کرتا ہوں۔

<u>Mr. Speaker:</u> Withdrawn?

(قطع کلامی)

<u>وزیر خزانہ وصحت:</u> نو هسې ولې جهګړې کوئ، منفرد خو دې ته وائی چې یو کس خبره اوری او په هغې باندې عمل کوی، کونسی بڑی چیز؟

<u>جناب سپیکر:</u> وزیر خزانہ آپ مان گئے، یہ Accept کر رہے ہیں۔

Okay, the motion before the House is that the amendment, moved by the honorable Members, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The 'Ayes' have it. The amendment stands part of the Bill. Now, the question before the House is that clause 6 may be deleted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The 'Ayes' have it. Clause 6 is deleted. First Amendment in Clause 7 of the Bill: Ahmad Kundi Sahib.

<u>Mr. Ahmad Kundi</u>: In clause 7 of the Bill----

جناب سپیکر: کلاز 6 جو ہے وہ Delete ہو گئی ہے۔

Mr. Ahmad Kundi: Sir, I beg to move that in clause 7, in the proposed sub-section (1), in paragraph (b), for the words "Chief Minister" occurring twice, the word "Government" may be substituted.

میری ریکویسٹ یہ ہو گی کہ جس طرح بابک صاحب نے کہا کہ جو آج جھگڑا صاحب دل بڑا کر کے آئے ہیں، ماشاء اللہ بڑی Positive discussion ہو رہی ہے، ہم بھی یہی چاہتے ہیں کہ لیجسلیشن جلدی میں نہ ہو، یہ لوگ Critical thinking جو کہ انسان کی ترقی کا بنیادی عنصر ہے، وہی آج ہو رہی ہے۔ میری اس میں گزارش یہ ہے کہ چیزیں جب آپ Centralized کرتے ہیں تو مسئلے ہوتے ہیں، اس پہ میرا اپنا ذاتی Point of view ہے، آپ اس کو گورنمنٹ میں لے جائیں، پراونشل کیبنٹ میں آپ لوگوں کے پاس اختیار ہے، آپ لوگ کریں گے، یہ Centralized نہ کریں، ہم لوگ چاہتے ہیں کہ Devolve ہوں، چیزیں نیچے تک جائیں، آپ پھر ان کو اکٹھا کر رہے ہیں، ایک ہی جگہ پہ شخصی چیزیں رکھنا چاہتے ہیں، میری گزارش یہ ہو گی، دس بدست ریکویسٹ ہو گی کہ ان Words کو آپ گورنمنٹ کی طرف لے جائیں، That will be much better, thank you.

جناب سپیکر: جی تیمور صاحب۔

وزیر خزانہ وصحت: Read کرتا ہوں، میرے خیال میں سب نے دیکھ لیا، بلکہ بابک صاحب کو سمجھ بھی نہیں آئی، میں نے کہا کہ میں بابک صاحب کی بات کو مانتا ہوں، وہ لڑائی کے لئے تب بھی تیار تھے، اے این پی امن کی پارٹی ہوتی تھی لیکن یہاں پہ میرا کنڈی صاحب سے اختلاف ہے، ہم Centralized نہیں کر رہے ہیں، جتنے پراسیسز آسان ہوتے ہیں، اتنی وہ Decision making جلدی ہو سکتی ہے اور جو ہم نے محسوس کیا ہے چار سال میں، جہاں پہ ہر چیز گورنمنٹ کے پاس جاتی ہے، ایک تو ہر ایک چیز کیبنٹ کے ایجنڈے پہ آتی ہے، وہاں ہم سب لوگ سفارش کرتے ہیں، کچھ Decisions کیبنٹ لیول کے ہوتے ہیں، بہت سے Decisions کیبنٹ لیول کے نہیں ہوتے، میرے خیال میں اصلی چیز تو یہ ہے کہ یہ Decisions ڈیپارٹمنٹ لیول تک جائیں لیکن ایک چیک اینڈ بیلنس ہونا چاہیئے، اس لئے چیف منسٹر کو یہ Decision making authority دی ہوئی ہے، یہ Actually centralized نہیں رہی، Decision making کو تیز کر رہی ہے، In fact جب کیبنٹ کے پاس جاتی ہے اس ٹائپ کی چیزیں جو کیبنٹ کے لیول کی نہیں ہوتیں، وہ ہمیں بے اختیار کرتی ہیں، با اختیار نہیں کرتیں، کیونکہ بیچ میں

بیوروکریسی کے پاس منٹس سے لیکر Influence کرنے کا جو اختیار آ جاتا ہے، یہ امنڈمنٹس بہت سی جگہ پہ ہوئی ہیں، چیف منسٹر کی بجائے دوبارہ گورنمنٹ کو لے جائیں، اس کو ہم On principle ہم سپورٹ نہیں کرتے، ہم نے دیکھا ہے کہ ایک Decision making کو، اس ٹائپ کی Decision making کو Slow کرتا ہے، یہ Policy decisions نہیں ہیں، یہ لوگوں کو لگانے کے Decisions ہیں جو Actually ڈیپارٹمنٹ کا اختیار ہونا چاہیئے۔

<u>Mr. Speaker:</u> So, the motion before the House is that the amendment, moved by the honorable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The 'Ayes' have it. Kundi Sahib, withdrawn.

<u>جناب احمد کنڈی:</u> دونوں طرف سے Points of view ہیں لیکن ان کی بات ٹھیک ہے، کچھ یہ دل بڑا کر رہے ہیں اور کچھ آپ کر رہے ہیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو۔ مغرب کا ٹائم ہونے والا ہے، .Withdrawn احمد کنڈی صاحب، اگلی بھی Withdraw کر لیں تاکہ جلدی سے آگے چلے جائیں کیونکہ مغرب کی اذان ہونے والی ہے۔

<u>جناب احمد کنڈی:</u> ٹھیک ہے، یہ دوسری بھی

Re appointment extended, that is the same thing, withdrawn.

<u>Mr. Speaker:</u> Ahmad Kundi Sahib, third amendment withdrawn, thank you.

نگہت، Withdraw کریں تو آگے بڑھ جائیں گے۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> تھینک یو جناب سپیکر، یہ تو میں نے خواتین کے لئے لائی تھی لیکن Withdraw کرتی ہوں۔

<u>Mr. Speaker:</u> Now, the question before the House is that the original clause 7 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The 'Ayes' have it. The original clause 7 stands part of the Bill. First amendment in clause 8 of the Bill.

بابک صاحب نہیں ہیں تو ختم ہو گئی۔ سیکنڈ امنڈمنٹ بابک صاحب کی ہے، وہ بھی ختم ہو گئی۔ تھرڈ امنڈمنٹ نگہت بی بی نے Withdrawn کر لی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں سر، اس کلاز پہ بات اس لئے کرنا چاہتی ہوں کہ اس کلاز پر میں نے بات کی ہے، پہلے انہوں یہ کہا ہے کہ ہم نے تین سال کے لئے ڈائریکٹر لینا ہے، مینجنگ ڈائریکٹر تین سال کے لئے ہوگا۔ پھر اس کلاز میں جو ٹائم انہوں نے دیا ہے، اس میں ٹائم کا ذکر نہیں ہے جناب سپیکر، لگتا ہے کہ منسٹر صاحب یا تو ایک بندے کو Time limit بہت زیادہ دینا چاہتے ہیں، اس میں Time limit کا ہونا ضروری ہے، اگر آپ منسٹر صاحب کو Agree کر دیں، تین سال کے لئے اس کو بھی کر دیں، پلیز۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر خزانہ وصحت: ہم نے جو Recommend کیا وہ یہ ہے کہ ان کی امنڈمنٹ کو تھوڑا سا Change کر دیں، اس میں Add کر دیں کیونکہ اس کی بات صحیح ہے، یہ لکھا ہے:

"(1C) On expiry of term of office, the Managing Director shall be eligible for re-appointment for such period as may be determined by the Board.". What I would recommend, the way to incorporate her amendment is to be added Board and after comma then say up to three years. So, this amended clause, we should include.

Mr. Speaker: Okay, the motion before the House is that the amendment, made by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment stands part of the Bill.

With addition to that ہو گی، آپ کی امنڈمنٹ میں جو منسٹر صاحب نے بیچ میں Addition کی ہے تو Total amended ہی ہو گی، ساتھ اس میں ڈال دیں یا وہ ڈال دیں گے۔

Now, the question before the House is that the amended clause 8 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amended clause 8 stands part of the Bill. Clause 9: Nighat Yasmeen Orakzai Sahiba, Withdrawn?

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، یہ چیئر پرسن اگر اس کو کر دیں تو مہربانی ہو گی۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، کبھی عورت بھی تو آسکتی ہے۔

وزیر خزانہ و صحت: نہیں، نگہت بی بی، یہ ٹھیک ہے، اس بل میں یہ جو کلاز ہے، اس کو ہم Delete کرنا چاہتے ہیں کیونکہ یہ Restrict کرتا ہے، ایک آدمی کو لگانے کی جو Original clause تھی وہ بہتر تھی جس میں گورنمنٹ کے ممبرز میں سے کوئی بھی لگ سکتا ہے، میری ریکویسٹ ہوگی کہ عورت ہو یا مرد ہو:
What I would request is that clause 9 of the Amendment Bill 'Substitution of section 13 of the Act No. XIV of the 1991', shall be deleted, and instead, in Section 13 of the 'Bank of Khyber Act 1991', the word "The Chairman" shall be substituted with "The Chairperson", and the word "He" shall be substituted with the word "He / She"

یہ جو دو Changes ہیں، اس میں نگہت بی بی کی امنڈمنٹ کا بھی Take care ہو جائے گا اور Original Bill بھی آجائے گا۔

جناب سپیکر: Okay ٹھیک ہے۔

The motion before the House is that the amendment, moved by the honorable Minister, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment stands part of the Bill. Now, the question before the House is that the amended clause 9 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amended clause 9 stands part of the Bill. Ahmad Kundi Sahib, please move in clause 10.

جناب احمد کنڈی: جی سر، یہ کلاز 10 اور کلاز 12 بھی Same وہی والی ہیں، دونوں Withdrawn.

Mr. Speaker: Thank you, the question before the House is that the original clause 10 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The original clause 10 stands part of the Bill. Clause 11: Since, no amendment has been proposed by any honorable Member in clause 11 of the Bill, therefore, the question before the House is that clause 11 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 11 stands part of the Bill. Clause 12: Ahmad Kundi Sahib, withdrawn?

Mr. Ahmad Kundi: Withdrawn.

Mr. Speaker: Thank you. The question before the House is that the original clause 12 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The original clause 12 stands part of the Bill. Clauses 13 and 14: Since, no amendment has been proposed by any honorable Member in clauses 13 and 14 of the Bill, therefore, the question before the House is that clauses 13 and 14 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 13 and 14 stand part of the Bill. Clause 15: Nighat Bibi, withdrawn?

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: یہ تو بہت Important ہے جس پہ اتنا شور ہوا ہے۔

جناب سپیکر: اچھا پیش کریں۔

Ms. Nighat Yasmeen Orakzai: I, Nighat Orakzai, MPA, to move that in clause 15, paragraph (b) may be deleted.

Mr. Taimur Saleem Khan (Minister for Finance): Deletion is accepted.

Mr. Speaker: Accepted. The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment stands part of the Bill. The question before the House is that the amended clause 15 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amended clause 15 stands part of the Bill. Clause 16, withdrawn?

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: بالکل Withdraw کرتی ہوں لیکن آنریبل منسٹر صاحب کا شکریہ بھی ادا کرتی ہوں کہ تھوڑی سی ہماری جو Misunderstanding ہوئی، انہوں نے میری کلاز نہیں دیکھی، اس پہ جو تھوڑی بہت ہماری آپس میں غلط فہمی ہوئی ہے، میں سمجھتی ہوں کہ ہمیں ایک دوسرے کو سمجھنا چاہیئے اور وہی بات ہوتی ہے کہ اگر جن لوگوں کی امنڈمنٹس ہوتی ہیں، جیسے کہ پرویز خٹک صاحب جب پولیس کو جو اختیارات دے رہے تھے، انہوں نے جن کی امنڈمنٹس تھیں، ان کو بلا کر ایک سپیشل کمیٹی بنائی، اس میں ان کو بریف کیا، Next time اگر ایسا ہو تو میں اس کو Withdraw کرتی ہوں لیکن اس شرط کے ساتھ کہ For God sake میری اسمبلی کے لوگوں کے لئے جو Honorarium ہے جو سی ایم صاحب نے یہاں پہ اناؤنس کیا تھا پلیز جون میں وعدہ ہوا تھا، ابھی تک نہیں ملا۔

جناب سپیکر: تیمور صاحب، یہ جو نگہت بی بی نے بات کی ہے، یہ سب لوگ کہتے ہیں کہ سی ایم سیکرٹریٹ، فنانس اور پی اینڈ ڈی سب کو Honorariam ملا ہے، سوائے اس اسمبلی کے ملازمین کے، I am sure کہ آپ ایشورنس دیں گے، اگر ان کو ملا ہے تو ان کو بھی ملے گا۔

وزیر خزانہ و صحت: سر، میں ایشورنس بھی دیتا ہوں، اس لئے دیتا ہوں کہ جب (تالیاں) چیف منسٹر Floor of the House پہ کہیں، میرے خیال میں اس بات کی ایک Weightage ہونی چاہیئے، سپیشل سیکرٹری بیٹھے ہیں، میں نے ان کو Point out کیا، بہت کم بیوروکریٹس ہوتے ہیں جن کو میں زبردست آفیسرز کہوں گا، یہ ہمارے سپیشل سیکرٹری ان میں سے ایک ہیں، یہ Execute کریں گے، نگہت بی بی سے بھی میں ایک وعدہ لیتا ہوں کہ یہ ابھی، جب ہم اسلام آباد میں Protest کریں گے تو سب سے آگے بھی ہوں گی، ساری اپوزیشن کی ذمہ داری بھی لیں گی تاکہ صوبے کا حق ہم کو ملے۔

Mr. Speaker: Thank you. The question before the House is that the original clause 16 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Original clause 16 stands part of the Bill. Clauses 17 to 20: Since, no amendment has been proposed by any honourable Member in clauses 17 to 20 of the Bill, therefore, the question before the House is that clauses 17 to 20 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The clauses 17 to 20 stand part of the Bill. Preamble and Long Title also stand part of the Bill. The Minister for Finance, to please move that the Bank of Khyber (Amendment) Bill, 2022 may be passed.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت بینک آف خیبر مجریہ 2022ء کا پاس کیا جانا

Minister for Finance: Mr. Speaker, I would like to thank the House for its input and collaboration across the Government and Opposition, thank you all very much and I like to move that the Bank of Khyber (Amendment) Bill, 2022 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Bank of Khyber (Amendment) Bill, 2022 may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Bill is passed.

میں تمام ایوان سے ایک ریکویسٹ کروں گا کہ آج کل دن چھوٹے ہیں، ہم دو بجے کا کہہ کر تین بجے اجلاس شروع کرتے ہیں، عصر کی نماز کا وقفہ بھی نہیں کر پاتے، آئندہ دو بجے کا مطلب دو بجے ہی ہوگا، جو بھی وقت ہوگا، میں اس ٹائم پہ آجایا کروں گا، اگر کورم پورا نہ ہو تو پھر وہ بعد کی بات ہے، تمام ممبرز وقت پہ آنے کی کوشش کریں، آج بھی ابھی تک ہم نے عصر کی نماز نہیں پڑھی۔

The sitting is adjourned till 10:00 am, Morning, Friday, 09th December, 2022.

(اجلاس بروز جمعتہ المبارک مورخہ 09 دسمبر 2022 صبح دس بجے تک ملتوی ہوگیا)